دیباچہ
از نگاہ راحیل

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

دیباچہ

از

نگاہ راحیل

www.novelsclubb.com

دیباچہ بقلم نگاہ راحیل

قسط نمبر 9

باب ہفتم

"اور ہم نے تمہیں جوڑوں میں پیدا کیا۔"

(قرآن 78:8)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

سورج کی روشنی کھڑکی سے بہتے ہوئے اس کے چہرے پر آ کر رقص کر رہی تھی۔

وہ کرسی پر بیٹھی اپنے سامنے موجود میز پر ایک کتاب پھیلائے بیٹھی تھی۔ وہ اس کے اوپر کچھ تحریر کرنے میں مصروف تھی۔

(آج اسے کئی عرصے بعد اپنے فلاحی ادارے کا خیال آیا تھا یوں کہ اسے وہ خیال دلوایا گیا ہو۔)

وہ بہت غور سے اس کتاب پر کچھ تحریر کیے جا رہی تھی۔

پھر چند ہی لمحے بعد اس کے لکھتے ہوئے ہاتھ رکیں۔ اس نے کتاب بند کی اور کرسی کے ساتھ ٹیک لگانے کے بعد ایک سکھ کا سانس لیا۔

"شکر ہے یہ کام ہوا۔"

اس کے چہرے پر ایک مسکراہٹ تھی۔

"مجھ پر اتنی ذمہ داریاں تھیں۔اور میں نے اپنا کتنا وقت ضائع کر دیا۔"

اس نے افسوس سے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

(اس نے آج اپنے فلاحی ادارے کے متعلق ایک سال کا پلان تشکیل دیا تھا جس میں اس نے اپنے فلاحی ادارے میں موجود افراد کو مزید احسن انداز میں لباس، کھانے، پینے، پڑھائی اور باقی دوسری ضروریات فراہم کرنے کے بارے میں لکھا تھا۔)

اس کے چہرے پر دنیا کے لیے کچھ عظیم کرنے کے تاثرات آشکار تھے۔وہ آج کافی پرامید دکھائی دے رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

(اس پلان میں اس نے دیگر کمپنیز اور فلاحی اداروں کے ساتھ مل کر کام کرنے کے بارے میں بھی لکھا تھا تاکہ زیادہ سے زیادہ ضرورت مند افراد کی مدد ہو سکے۔)

اس کے میز کے کونے پر پڑے موبائل کی اسکرین جگمگائی۔وہ فوراً موبائل کی اسکرین کی طرف متوجہ ہوئی۔

"نینا از کالنگ۔"

اس کا چہرے پر مسکراہٹ کھل اٹھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"نینا شکر ہے تم نے کال کی۔جانتی ہو میں تمہیں ہی کال کرنے والی تھی۔"

میر آئے نے خوش دلی سے کہا۔

"بس دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔"

www.novelsclubb.com

دوسری جانب سے نینا نے شانے اچکاتے ہوئے کہا۔

نینا چیئرز ہوسٹل کے کمرے میں موجود کھڑکی کے سامنے کھڑی تھی یوں کہ سورج کی کرنیں کھڑکی سے آتے ہوئے اس کے چہرے پر رقص کر رہی ہوں۔

(چیئرز ہوسٹل استنبول میں سلطان احمت میں ایک بہترین اور خوبصورت مقام پر واقع ہے۔ چند مشہور اور دلکش مقامات جیسے ہاگیا صوفیہ، نیلی مسجد اور توپکاپی پیلس اس سے صرف ایک منٹ کی دوری پر ہیں۔)

"تم جانتی ہو تمہارے اقرار نے ہم سب کو بہت بڑی خوشی دی ہے۔"

میر آئے نے چند لمحے کی روایتی گفتگو کے بعد کہا۔

"جیمرے خاتون کو بتا دیا اس بارے میں؟"

نینا نے چند لمحے بعد پوچھا۔

"نہیں!۔ لیکن براق آبے آج آنے کو سب کچھ بتا دیں گے۔ وہ بہت خوش ہوں گی یہ سن کر۔ تم ان کی کال کا انتظار کرنا۔"

www.novelsclubb.com

میر آئے نے کہا۔

"ضرور۔"

نینا نے کہا۔

"نینا! تم بہت خوش نصیب ہو۔"

میرآئے نے اسے رشک بھرے انداز میں کہا۔

"اچھا! اور وہ کیسے؟"

نینا نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

(سورج کی کرنوں سے کچھ دیر تک لطف اندوز ہونے کے بعد نینا کھڑکی سے ہٹ کر اپنے بیڈ پر آکر بیٹھ گئی۔)

"محبت مل جانا بہت بڑی کامیابی ہوتی ہے۔ جس کو یہ مل جائے اس سے زیادہ خوش نصیب کوئی ہو سکتا ہے کیا؟"

میرآئے نے کہا تو اس کی آنکھوں میں ایک ہلکی سی نمی ابھر آئی۔

(اس نے اپنا لیپ ٹاپ بند کیا اور کرسی کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔)

"تم جانتی ہو اگر کسی کو محبت نہ بھی ملے تب بھی ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ خوش نصیب نہیں ہے۔"

نینا نے کہا تو میر آئے تھوڑا حیران ہوئی۔

"کیوں؟"

میر آئے نے ناسمجھی سے پوچھا۔

"کیونکہ اللہ ہی تو ہے جو انسان کو محبت سے نوازتا ہے اور دور کرتا ہے۔ ہو سکتا ہے اللہ نے جس انسان کو اس محبت سے نہیں نوازا وہ اس کی بہتری کے لیے ہی ہو۔"

نینا نے اپنے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ لیے ہوئے اسے سمجھایا۔ میر آئے اس کی بات سن کر چند لمحے کے لیے خاموش ہو گئی۔

"نینا! مجھے ایک بات کی سمجھ نہیں آتی۔"

www.novelsclubb.com

میر آئے نے اب کی بار کچھ جھنجھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

(اس جھنجھلاہٹ کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا تھا کہ وہ اپنی کرسی سے اٹھ کر اپنے کمرے کی بالکونی میں چلی گئی، صرف اس لیے کہ وہ اب جو بات کرنے جا رہی

تھی اس کے لیے اسے ایک پر سکون اور خوشحال ماحول چاہئے تھا جو اسے اپنی بات کو اچھے سے کہنے میں مدد کرے۔)

"کیسی بات؟"

نینا نے پوچھا۔

"اللہ ایسے انسان کی محبت ہمارے دل میں ڈالتا ہی کیوں ہے جو ہمارے لیے نقصان دہ ہو؟ جو ہمیں دھوکہ دے۔ جو ہمارا اعتماد توڑے۔"

یہ الفاظ اس کے دل سے نکلے تھے۔ یہ وہ بات تھی کو اس کے دل کو کافی دنوں سے کھائے جا رہی تھی۔

(سورج کی کرنیں اس کے سنہرے بالوں کو اپنی چمک سے روشن کر رہی تھیں۔ اس کے بال ہوا کے ہلکے جھونکے کے ساتھ اڑتے ہوئے بہت ہی حسین لگ رہے تھے۔ لیکن یہ روشنی اب اس کے دل کو بھی کش مکش کے اندھیرے سے آذاد کرنے والی تھی۔)

"اللہ ایسے انسان کی محبت کبھی آپ کے دل میں نہیں ڈالتا جو آپ کے لیے اچھا نہ ہو۔ جو آپ کو نقصان پہنچائے۔ آپ کو دھوکہ دے اور آپ کا اعتماد توڑے۔"

نینا نے اسے نرم لہجے میں کہا۔

"پھر آپ کے دل میں ایسے شخص کی محبت کون ڈالتا ہے؟"

میر آئے نے فوراً پوچھا۔

"آپ خود۔"

نینا نے کہا تو میر آئے کی آنکھوں میں موجود نمی مزید بڑھ گئی۔

(اس کا دل یک دم بہت سی یادوں کا شکار ہو گیا۔ وہ یادیں جس میں وہ اور ایلدار ایک ساتھ تھے اور پھر وہ یادیں جب اسے ایلدار کی حقیقت معلوم ہوئی۔ یہ یادیں اب اس کے لیے ایک عذاب بن رہی تھیں۔ بے شک وہ پہلے سے کافی بہتر تھی لیکن ایک مسئلہ جو انسان کے دل اور دماغ میں ہمیشہ تکلیف کا سبب بنتا ہے وہ ہے "یادیں"۔)

"آپ کا نفس اور اس کے ساتھ ساتھ ہر انسان کا ابدی دشمن "شیطان"۔"

نینا نے اپنے الفاظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔

(میر آئے کی آنکھیں سرخ ہونے لگیں۔)

"ہمیں کیسے معلوم ہو گا کہ ہمارے دل میں جو محبت ڈالی ہے وہ اللہ نے ڈالی ہے یا نہیں؟"

میر آئے نے زخمی سے انداز میں پوچھا۔

(اس کے دل اور دماغ پر لگیں کش مکش کی گرھیں اب آہستہ آہستہ ٹوٹ رہی تھیں۔)

"فرقان کی صفت سے۔"

www.novelsclubb.com

نینا نے فوراً نرمی سے جواب دیا۔اس کی آنکھوں میں ایک خاص چمک تھی جو اس گفتگو کے دوران بڑھتی جا رہی تھی۔

"فرقان؟"

میر آئے نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"ہاں! فرقان کی صفت سے۔ فرقان کہتے ہیں حق اور باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والا۔"

نینا نے اسے بتایا تو وہ اسے خاموشی سے سن رہی تھی۔

"اگر آپ کے اندر فرقان کی صفت موجود ہو گی تو آپ آسانی سے ہر معاملے کی حقیقت جان لیں گے۔ آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ کیا حق ہے اور کیا باطل۔"

نینا نے اپنی بات مکمل کی۔

"یہ صفت کیسے پیدا کی جائے؟"

www.novelsclubb.com

(اپنی سنہرے بالوں کو کانوں کے پیچھے کرتے ہوئے میر آئے نے پوچھا۔)

"قرآن سے کیونکہ قرآن کو اللہ نے فرقان قرار دیا ہے۔"

نینا نے فوراً جواب دیا۔

"مطلب؟"

میر آئے نے پوچھا۔

"مطلب قرآن مجید اللہ کا وہ کلام ہے جو حق ااور باطل کے درمیان فرق اور فیصلہ کرتا ہے۔"

نینا نے اسے بتایا تو وہ حیران ہوئی۔

(میر آئے کو جیسے اپنے تمام سوالوں کے جواب مل گئے تھے۔وہ جس شے کی تلاش میں تھی وہ اسے آج مل گئی تھی اب صرف اس شے کو تھامنے کی دیر تھی۔)

www.novelsclubb.com

"نینا!۔"

میر آئے نے مسکراتے ہوئے اسے پکارا۔

"ہاں؟"

دوسری جانب سے نینا نے پوچھا۔

"تمہارا بہت شکریہ۔"

میر آئے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

(سورج کی کھلکھلاتی ہوئی کرنیں اب اس کی مسکراہٹ کی چمک کے آگے ماند پڑ گئی تھیں۔)

"کس لیے؟"

نینا کچھ سمجھ نہ پائی۔

"فار ایوری تھنگ۔"

www.novelsclubb.com

میر آئے کے جواب نے نینا کو لاجواب کر کے رکھ دیا۔

"میں اب فون رکھتی ہوں۔ اللہ حافظ۔"

نینا نے کہا۔

"اللہ حافظ۔"

میر آئے نے کہا۔

(فون بند کرنے کے بعد میر آئے کے دل میں ایک خاص سکون آگیا۔ وہ چند لمحے بالکونی میں یونہی اپنی سوچوں میں گم ہو کر کھڑی رہی اور پھر کچھ دیر بعد اپنے کمرے میں چلی گئی۔)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نینا نے میر آئے سے فون پر بات کرنے کے بعد ابھی اپنے بیڈ سے اٹھی ہی تھی کہ تب ہی دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے دروازے کی جانب دیکھا۔

عریشہ کمرے میں داخل ہوئی۔ اس کے چہرے کے تاثرات آج کافی مختلف لگ رہے تھے جنہیں دیکھ کر وہ تھوڑا سا کشمکش کا شکار ہوئی۔

عریشہ اس کی اسسٹنٹ ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی بچپن کی دوست بھی تھی لیکن اب ان کی دوستی ویسی نہیں رہی تھی۔ بہت کچھ تبدیل ہو گیا تھا۔

(عریشہ اس کی اسسٹنٹ ہونے کے ساتھ ساتھ اپنا کاروبار بھی کرتی تھی۔اسے اس کاروبار میں ابھی اتنی ترقی نہیں ملی تھی لیکن اس نے اپنی کوشش نہیں چھوڑی تھی۔)

عریشہ نے ایک نظر نینا کو دیکھا اور پھر خاموشی سے صوفے پر جا کر بیٹھ گئی۔نینا اسے کچھ دیر یونہی ہی دیکھتی رہی اور پھر وہ اس کے پاس صوفے پر جا کر بیٹھ گئی۔

"تم ٹھیک تو ہو؟"

نینا نے اسے بغور دیکھتے ہوئے پوچھا۔

(عریشہ اپنا منہ بسور کر بیٹھی ہوئی تھی۔نینا کے پوچھنے پر اس نے نظریں اٹھا کر نینا کو دیکھا۔اس کی آنکھیں سرخ پڑی تھیں۔)

www.novelsclubb.com

"نینا! مجھے کافی دنوں سے ایسا لگ رہا ہے جیسے تم مجھ سے کچھ چھپا رہی ہو؟"

عریشہ نے چند لمحے بعد کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

(نینا اس کی یہ بات سن کر چونک گئی۔اس کے الفاظ سے صاف ظاہر تھا کہ وہ کہنا کچھ چاہ رہی ہے اور کہہ کچھ رہی ہے۔)

"وہ کیسے؟"

نینا نے ناسمجھی سے پوچھا۔

"بس یہ سب چھوڑو۔میں جانتی ہوں تم مجھ سے کچھ چھپا رہی ہو۔"

عریشہ نے بات بدلتے ہوئے کہا۔

"چھپا نہیں رہی۔بس جب صحیح وقت آئے گا تو تمہیں بتا دوں گی۔"

چند لمحے کی خاموشی کے بعد نینا نے اس سے کہا۔

"مطلب کوئی بات ہے۔دیکھا! تم مجھ سے کچھ چھپا رہی ہو۔کیا ہو جائے گا اگر تم مجھے بتا دو گی؟ بتا دو!۔"

عریشہ کے اصرار کرنے پر نینا کو کچھ عجیب سا لگا اور اسے اس کے انداز سے اب الجھن ہونے لگی۔

(عریشہ نے کبھی اس سے اتنا اصرار نہیں کیا تھا۔ یہ سچ تھا کہ وہ اکثر نینا سے اس کے معاملات کے بارے میں جاننے کی کوشش کرتی تھی لیکن نینا کے ایک بار منع کرنے پر وہ دوبارہ پوچھنے کی ہمت نہیں کرتی تھی لیکن آج وہ کافی مختلف لگ رہی تھی۔)

"عریشہ ! تم بس اتنا جان لو کہ میری زندگی میں ایک بہت بڑی تبدیلی آنے والی ہے۔ مجھے پہلے ایسا لگ رہا تھا کہ میں شاید اس تبدیلی کے لیے تیار نہیں ہوں لیکن پھر میں نے اس بارے میں کافی دیر سوچا اور پھر مجھے اپنے تمام سوالوں کے جواب مل گئے۔"

نینا نے اپنی سوچوں کے سحر میں مبتلا سے انداز میں کہا۔ یہ کہتے ہوئے اس کے چہرے پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ امڈ آئی جب کہ عریشہ اسے ناسمجھی سے دیکھ رہی تھی۔

"میں تمہاری کوئی بات سمجھ نہیں پا رہی۔ آخر بات کیا ہے؟"

www.novelsclubb.com

عریشہ نے نینا کی بات مکمل ہوتے ہی کہا۔

"دیکھو اگر مجھے تمہیں پہلے ہی کچھ بتانا ہوتا تو میں بتا دیتی۔ ٹھیک ہے؟"

اب کی بار نینا نے کچھ سنجیدگی سے کہا۔ اس کے اعصاب بھی کچھ تن سے گئے تھے۔

"میں سمجھ گئی۔ تم نے مجھ پر بھروسہ کرنا چھوڑ دیا ہے۔"

اس احمقانہ بات کی امید نینا کو نہیں تھی۔

(اسے شک سا ہوا تھا کہ ضرور کچھ ہے جو دراصل عریشہ اس سے چھپا رہی تھی مگر ایسا تھا کیا؟

وہ جانتی تھی کہ عریشہ کبھی بھی اتنا حساس نہیں ہوئی تو آج ایک دم اسے کیا ہو گیا تھا؟)

"ایسا نہیں ہے۔"

www.novelsclubb.com

نینا نے اسے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

"ایسا ہی ہے۔میں کافی عرصے سے نوٹ کر رہی ہوں کہ تم مجھ سے اپنی باتیں شئیر نہیں کرتی۔مجھے کبھی کبھی ایسا لگتا ہی نہیں کہ تم میری بچپن کی دوست ہو۔"

ایک اور احمقانہ بات کی امید نینا کو نہ تھی۔اب کی بار نینا کے تنے ہوئے اعصاب مزید تنے۔

"عریشہ! تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ایسا کچھ نہیں ہے۔"

نینا نے اب کی بار مزید سنجیدگی سے کہا۔

"مجھے بتاؤ کہ آخر مجھ سے غلطی کیا ہوئی ہے جو تم نے مجھے خود سے اتنا دور کر دیا ہے۔"

www.novelsclubb.com

نینا اس کی یہ بات سن کر چونک گئی۔

(وہ ایک دم اتنی حساس ہو گئی تھی یا بس حساس ہونے کا ڈھونگ نچا رہی تھی؟یہ بات نینا کی سمجھ میں نہیں آرہی تھی۔)

"اف اللہ !۔بس کرو تم یہ سب باتیں کرنا۔میں نے تمہیں کوئی خود سے دور نہیں کیا ہے۔"

یہ کہتے ہوئے نینا صوفے سے اٹھ گئی۔

"اچھا اگر ایسا ہے تو بتاؤ کہ تم کون سی تبدیلی کی بات کر رہی تھی؟"

عریشہ نے فوراً سے کہا تو اب کی بار نینا کا جواب میں فوراً آیا۔

"سوری ! میں تمہیں اس بارے میں ابھی نہیں بتا سکتی۔"

یہ سنتے ہی عریشہ اس کے چہرے کو طیش کے عالم میں دیکھتی رہی۔نینا وہاں سے چلی گئی کیونکہ وہ اب مزید عریشہ کی احمقانہ باتوں کو برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

رات کی تاریکی نے استنبول کو لپیٹ رکھا تھا۔

جیمرے خاتون اپنے کمرے میں موجود بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھی تھیں جب براق ان کے کمرے میں آیا۔

"مرحبا۔"

براق نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"تو تمہیں میری یاد آگئی۔"

جیمرے خاتون نے اسے آتا دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

براق ان کے ساتھ آکر بیٹھا اور کہنے لگا

"آنے! آپ مجھے شرمندہ کر رہی ہیں۔"

(گھر میں ہمیشہ کی طرح خاموشی تھی۔ان کے گھر میں زیادہ شور نہیں ہوتا تھا، آخر لوگ ہی کتنے تھے۔)

www.novelsclubb.com

"نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔ تم بتاؤ۔ کچھ کہنا تھا؟"

جیمرے خاتون نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ براق ان کی بات سن کر چند لمحے کے لیے خاموش رہا۔ وہ آج کافی کنفیوز لگ رہا تھا لیکن اس کے برعکس جیمرے خاتون

کے چہرے پر ایک خاص چمک اور مسکراہٹ تھی۔

"کچھ نہیں۔ میں تو بس آپ سے یونہی باتیں کرنے آیا تھا۔"

براق نے چند لمحے بعد کہا۔

"ایوت ایوت! تو کہو۔ کیا کہنا ہے تم نے؟ میں سن رہی ہوں۔"

انہوں نے اسے بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ نے کھانا کھالیا؟"

براق نے فوراً پوچھا۔

"ہاں!۔ کیوں کیا ہوا؟"

جیمرے خاتون نے کچھ حیرانی سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کچھ نہیں ویسے ہی پوچھ رہا تھا۔"

براق نے جواب دیا۔ اسے ان کی حیرانی کی وجہ سمجھ آگئی تھی۔

"تم نے آج تک پوچھا نہیں نا اس لیے میں حیران ہو رہی تھی۔"

جو براق سوچ رہا تھا وہی جیمرے خاتون نے کہہ بھی ڈالا۔

"میر آئے نے۔۔"

براق کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔

"ایوت ایوت! اس نے بھی کھانا کھالیا ہے۔وہ سونے بھی چلی گئی ہے۔اور میں نے اپنی دوائیاں بھی کھالی ہیں۔اور کچھ ؟"

جیمرے خاتون نے اب کی بار مزید مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں اور کچھ نہیں۔"

براق نے کچھ شرمندہ سے انداز میں کہا۔

"وہ۔۔مجھے آپ سے کچھ کہنا تھا۔"

اس نے کہا تو جیمرے خاتون کے چہرے کی مسکراہٹ مزید بڑھی۔

"کہو میں سن رہی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

انہوں نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"آنے! میں نے شادی کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔"

براق نے ایک گہری سانس لے کر کہا۔

"واللہ! کیا واقعی؟ کس سے؟ نینا سے؟ یہ تو بہت ہی اچھی خبر ہے۔"

جیمرے خاتون کے فوری جواب نے اسے چونکا کر رکھ دیا۔ وہ ان کو یک دم ساکت سارہ کر دیکھنے لگا۔

"آنے! سچ!۔ تو آپ کو میر آئے نے پہلے ہی سب کچھ بتا دیا۔ رائٹ؟"

اس نے اپنے ماتھے کو چھوتے ہوئے افسوس سے کہا۔

"وہ اگر نہ بھی بتاتی تو تب بھی مجھے پتہ چل ہی جانا تھا۔ آخر ماں ہوں تمہاری۔"

جیمرے خاتون نے ابرو اچکاتے ہوئے فخریہ انداز میں کہا۔

"میر آئے بھی نا!۔"

وہ سر جھٹکتے ہوئے زیر لب بڑبڑایا۔

(جیمرے خاتون اسے ابھی تک دیکھتے ہوئے مسکرا رہی تھیں جس وجہ سے براق کافی کنفیوز ہو رہا تھا۔)

"آپ جانتی ہیں نا۔ ہمیں رشتہ لینے کے لیے پاکستان جانا پڑے گا۔"

چند لمحے بعد براق نے ان سے کہا۔

"میں جانتی ہوں۔ تم ان سب باتوں کی فکر چھوڑ دو۔ اگر فکر کرنی ہے تو اس بات کی کرو کہ تم نے چھٹی کتنے دنوں کی لینی ہے اور نینا کو تحفے میں کیا دینا ہے۔"

جیمرے خاتون نے کہا۔

"آنے! ابھی تو شادی بھی نہیں ہوئی اور آپ کو تحفہ کی فکر شروع ہو گئی ہے۔"

اب کی بار براق بھی مسکراتے ہوئے بولا۔

"ماں ہوں تمہاری۔ تم سے زیادہ بہتر جانتی ہوں سب۔ ہونہہ!۔"

انہوں نے خفگی سے کہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کمرے میں نائٹ بلب کے علاوہ اور کچھ روشن نہیں تھا۔ عریشہ ساتھ والے سنگل بیڈ پر اب تک سو چکی تھی۔ اس کمرے میں اب صرف نینا کی اور ساتھ حلیمہ صاحبہ کی فون سے آتی ہلکی سی آواز سنائی دے رہی تھی۔ نینا کی آواز بھی ہلکی ہی تھی کیونکہ وہ عریشہ کی نیند خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔

(کھڑکی کے باہر سے آتی ہلکی ہوا پورے کمرے کو لطف اندوز کر رہی تھی۔ نینا نائٹ سوٹ میں ملبوس تھی۔ وہ اپنے سیاہ لمبے ریشمی بالوں کو ایک طرف کیے ہوئے تھی۔)

www.novelsclubb.com

"امی! میری ڈاکومینٹری ختم ہو گئی ہے۔ میں بس دو دن بعد پاکستان واپس آ رہی ہوں۔"

اس نے مسکراتے ہوئے حلیمہ صاحبہ کو بتایا۔

(اس نے یہ کہنے کے بعد سنگل بیڈ کے آخر میں پھیلی اوڑھنے والی چادر کو سر سری سے انداز میں کھولا اور اسے اپنا اوپر لیتے ہوئے سنگل بیڈ کے ساتھ دوبارہ ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔)

"شکر ہے اللہ کا۔ تم نہیں جانتی کہ میں تمہارے بارے میں ہر وقت کتنی پریشان رہتی ہوں۔"

دوسری جانب سے حلیمہ صاحبہ نے فکر مندی سے کہا۔

"بس امی اللہ نے مجھ پر جو ذمہ داریاں ڈالی ہیں انہیں پورا بھی تو کرنا ہے۔"

کچھ لمحے بعد نینا نے کہا۔

"ہاں! لیکن تمہیں ایسا نہیں لگتا کہ تم نے اپنے اوپر کچھ زیادہ ہی ذمہ داریاں ڈال لی ہیں؟"

حلیمہ صاحبہ نے پوچھا۔

"امی! ذمہ داریاں تو اللہ ڈالتا ہے۔اور اللہ کسی بھی انسان پر اس کی برداشت سے زیادہ ذمہ داریاں نہیں ڈالتا۔"

نینا نے پر اعتماد انداز میں کہا۔

(یک دم اس کے چہرے پر اس کے بالوں کی ایک لٹ آکر لہرائی جسے اس نے اپنی انگلیوں سے پیچھے کو دھکیل دیا۔)

"تمہارے بابا بہت پریشان اور اداس رہتے ہیں۔"

اب کی بار انہوں نے کافی دھیمے سے انداز میں کہا۔ان کی یہ بات کافی تکلیف کا اظہار کر رہی تھی جسے نینا سمجھ گئی تھی لیکن وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتی تھی۔کیونکہ وہ جو کام کر رہی تھی وہ اس کا فرض تھا اور فرض کو کسی قیمت پر چھوڑا نہیں جاتا۔

"کیوں؟"

نینا نے پوچھا تو اسے اپنے سوال پر خود ہی شرمندگی ہونے لگی۔

"تم نہیں جانتی کیوں؟"

حلیمہ صاحبہ کے فوری طور پر یہ کہنے سے اس کی شرمندگی میں مزید اضافہ ہوا۔

"امی آپ انہیں سمجھائیں۔ میں بالکل ٹھیک ہوں۔ میں ویسے بھی پاکستان واپس آ رہی ہوں نا۔"

چند لمحے بعد نینا نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"میں انہیں یہی کہتی ہوں لیکن وہ پھر بھی پریشان اور اداس رہتے ہیں۔"

حلیمہ صاحبہ نے اس سے کہا۔

"حیرت ہے۔ وہ روز مجھ سے فون پر بات کرتے ہیں۔ تب بھی ان کی باتوں سے مجھے کبھی ایسا نہیں لگا کہ وہ پریشان یا اداس ہیں۔"

نینا نے کہا تو اسے اندازہ ہوا کہ اس نے دوبارہ ایک احمقانہ سوال کیا ہے۔

"وہ باپ ہیں۔ وہ کبھی اپنی پریشانی اور اداسی اپنے بچوں کے اوپر ظاہر نہیں کریں گے۔"

حلیمہ صاحبہ نے فوراً کچھ بلند آواز میں کہا۔

"ٹھیک کہا آپ نے۔"

نینا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔اس کی آنکھوں میں یک دم نمی کی ایک ہلکی سی لہر ابھر آئی۔

"چلو میں فون رکھتی ہوں۔اللہ حافظ۔اپنا خیال رکھنا"

کچھ دیر کی گفتگو کے بعد حلیمہ خاتون نے فون بند کرنے کو کہا۔

"اللہ حافظ۔آپ بھی اپنا خیال رکھیے گا۔"

نینا نے نرم لہجے میں کہا۔

فون بند کرنے کے بعد اس نے ایک گہری سانس لی۔کافی کچھ تھا جو اس کے ذہن میں چل رہا تھا لیکن اب اس کے دل اور دماغ میں صرف اور صرف ایک اداسی کی لہر چھائی تھی جو اس کو صرف اس کے خاندان کے ساتھ گزارے لمحات کو یاد کروا رہی تھی۔

(اس کا کام کافی مشکل تھا۔وہ یہ جانتی تھی۔اس سفر میں اس نے جو چیز کھوئی تھی وہ تھا اپنے خاندان کے ساتھ وقت گزارنا۔لیکن وہ ابھی بھی صبر کر رہی تھی۔)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ ڈرائنگ روم میں صوفے پر ٹانگ پہ ٹانگ جمائے بیٹھا تھا۔ایک بھوری چادر شلوار قمیص کے ساتھ کندھوں پر اوڑھے وہ بیٹھا تھا۔اس کمرے میں ارد گرد سیگریٹ کا دھواں لہرا رہا تھا۔

"نینا پاکستان واپس آرہی ہے؟"

اس نے حیرت کے عالم میں اسلم کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جی میکائیل صاحب۔"

اسلم نے جواب دیا تو میکائیل سیگریٹ کا ایک کش لینے کے بعد مسکرایا۔

(اس کی مسکراہٹ تباہی اور بددیانتی کی لہروں سے بھری تھی جو لوگوں کو نقصان پہنچانے کے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکتی تھی۔)

www.novelsclubb.com

"اچھی بات ہے۔"

اس نے کہا تو اسلم چند لمحے کے لیے خاموشی سے کھڑا رہا۔

"اب ہمیں کیا کرنا ہے؟"

چند لمحے بعد اسلم نے پوچھا۔

"ابھی تھوڑا صبر کرو۔ وقت آنے پر سب کچھ ہو جائے گا۔"

اس نے سیگریٹ کا ایک اور کش بھرتے ہوئے کہا۔

(اس کی آنکھوں میں سازشوں کے جال بننے کا اندھیرا آشکار تھا۔)

"آپ کے ذہن میں کیا چل رہا ہے؟"

اسلم نے اسے سوالیہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پوچھا تو میکائیل اب کی بار قہقہہ لگا کر ہنسا۔ وہ اسے یوں دیکھتے ہوئے کچھ سمجھ ہی نہیں پا رہا تھا۔

"تم جانتے ہو اسلم!۔ ایک عورت کے لیے سب سے عزیز کیا ہوتا ہے؟"

www.novelsclubb.com

میکائیل نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔

اسلم نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"اس کی عزت۔"

میکائیل نے کہا تو اسلم تھوڑا سا خوف زدہ ہوا۔

(آخر وہ میکائیل ملک تھا جو صرف اور صرف لوگوں کی جان، مال اور عزت کو پامال کرنا جانتا تھا۔)

"اور پھر؟"

میکائیل نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے دوبارہ سوال کیا تو اسلم اب کی بار اسے ساکت سارہ کر دیکھنے لگا۔

"اس کا خاندان۔"

وہ اپنے سوال کا خود ہی جواب دینے کے بعد دوبارہ سیگریٹ کے کش لگانے لگا۔

(اس کے الفاظ زہر کی مانند تھے۔)

www.novelsclubb.com

(اسلم چند لمحے بعد وہاں سے جانے لگا۔ میکائیل اکیلا ڈرائنگ روم میں بیٹھا تھا۔)

"نینا احسن! تمہیں میں کسی کے سامنے منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑوں گا۔"

اس نے زیرلب ایک تباہ کن مسکراہٹ لیے ہوئے کہا اور پھر وہ بازو پھیلا کر صوفے کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ اس نے اپنی آنکھیں بند کیں اور چند لمحے بعد دھیرے سے آنکھوں کو کھول کر اوپر دیوار کی جانب دیکھا۔ اس کی آنکھیں طیش کے عالم میں سرخ ہو رہی تھیں۔

(اس کا دل بدلے کی آگ میں جل رہا تھا۔)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صبح ہوئی تو استنبول میں ہر طرف سنہری سورج کی کرنیں پھیل گئیں۔ آسمان پر سورج کے ساتھ ہلکے سے بادل بھی رقص کر رہے تھے۔

صبح اٹھتے ہی جیمرے خاتون نے جو سب سے پہلا کام کیا وہ تھا سلاطن کی سلطانہ سے رابطہ کرنا۔

"مرحبا۔"

دوسری جانب سے اس کی آواز سن کر ان کے دل کو بہت سکون ملا۔

"مرحبا مرحبا!۔"

جیمرے خاتون نے خوش دلی سے کہا۔

"تو کیسی ہے میری بیٹی؟"

انہوں نے پوچھا۔

"الحمداللہ!۔ آپ سنائیں؟"

دوسری جانب سے نینا نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"میں تو بالکل ٹھیک ہوں۔"

جیمرے خاتون نے کہا۔

"تم جانتی ہو میں نے تمھیں کال کیوں کی ہے؟"

انہوں نے فوراً اپنی بات مکمل کرنے کے بعد سوال کر ڈالا۔

"جی میں جانتی ہوں۔ میر آئے نے مجھے بتایا تھا۔"

نینا نے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ لیے ہوئے کہا۔

"پھر تو تمہیں یہ بھی معلوم ہوگا کہ میں تمہارے اور براق کے اس فیصلے سے کتنی خوش ہوں۔"

ان کی اس بات پر نینا چونکی۔

(اس کا دل خوشی سے کھل اٹھا۔)

"جی۔"

اس کے اس ایک لفظ نے جیمرے خاتوں پر اس کی خوشی اور رضا ظاہر کر دی۔

"جانتی ہو نینا! میں اپنی بہو میں جس طرح کی خوبیاں چاہتی تھیں نا وہ سب تم میں ہیں۔ مجھے ایسا لگتا ہے کہ اللہ نے تمہیں ہمارے لیے ہی ترکیے بھیجا تھا۔"

انہوں نے کہا تو نینا چند لمحے کے لیے ان کی بات پر حیران ہوئی۔

"براق کہتا تھا کہ اسے کبھی ویسی لڑکی نہیں ملے گی جیسی وہ چاہتا ہے لیکن تمہیں دیکھ کر اس کی یہ بات غلط ثابت ہو گئی۔"

انہوں نے کہا تو نینا کے گال گلاب کی پتیوں کی مانند سرخ ہونے لگیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

چند دن بعد۔

Istanbul Airport-

استنبول ایئرپورٹ جدید سہولیات سے آراستہ ایک جدید ترین ٹرمینل عمارت کا حامل ہے۔

وہ ایئرپورٹ پر موجود تھی۔ وہ سرمئی عبایے اور سکارف میں ملبوس تھی۔ ساتھ ہی اس نے ایک سیاہ رنگ کی شال اپنے کندھوں پر اوڑھی ہوئی تھی۔

اس کی گھڑی میں صبح کے سات بج رہے تھے۔ سورج آج اپنی پوری آب وتاب سے چمک رہا تھا۔ وہ اپنے سوٹ کیس کو ہینڈل سے تھامے ہوئے آہستگی سے چل رہی تھی۔

(اسے اپنے دل کی خاموش گہرائیوں میں اس سے جدا ہونے کی بازگشت محسوس ہو رہی تھی۔)

"(bir! Iki!üç!"(ایک!دو! تین!۔)

اس شخص نے یہ سب ایک فاتحانہ انداز میں کہا۔

براق نے ایک نظر ایلدار کو دیکھا اور ابرو اچکائے۔ ایلدار سب سمجھ گیا تھا۔ وہ چھوٹے چھوٹے قدم چلتا آگے کو بڑھا۔ اور براق بھی خاموشی سے پیچھے کو ہوا۔ اور پھر وہ سب کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

وہ تھوڑا دور گیا اور مال میں لگے ایک سفید ستون کے پیچھے چھپ گیا۔ وہاں سے اس نے اپنی پستول سے اس شخص کا نشانہ باندھا جو نینا کے سر پر پستول تانے کھڑا تھا۔

براق نے اپنی پستول لوڈ کی اور پھر اس نے گولی چلادی۔

گولی کی زوردار اور بھیانک آواز پورے مال میں گونجی۔وہ گولی اس شخص کے سیدھا سینے پر جاکر لگی تھی۔اس نقاب پوش شخص کی موت اسی وقت واقعہ ہو گئی۔

"آخر براق کے نشانے سے کون بچ سکتا تھا۔"

وہاں ہر طرف ایک دم خوف سا پھیل گیا۔

نینا نے حیرانگی سے ادھر ادھر دیکھا تو اسے براق نظر آیا۔یہ وہی تھا جس نے اسے بچایا بلکہ بچایا تو اسے اللہ نے تھا، براق تو صرف ایک وسیلہ بنا۔)

وہ یک دم ہلکا سا مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

"اف! یہ یادیں بھی نا۔"

اس نے دل ہی دل میں سوچا۔

اس کی فلائٹ میں صرف کچھ ہی دیر باقی تھی۔

وہ اور عریشہ ابھی تک آہستگی سے چلتے ہوئے ارد گرد نگاہ دہراتے ہوئے کوئی بیٹھنے کی جگہ تلاش کر رہے تھے۔ارد گرد نگاہ دہرانے پر دکانوں سے لے کر اعلیٰ درجے کے بوتیک اور ڈیوٹی فری آؤٹ لیٹس تک نظر آرہے تھے۔وہ واقعی کافی جدید ایئرپورٹ تھا۔

انہیں یک دم دو بینچ نظر آئیں۔ایک بینچ پر ایک بوڑھی عورت بیٹھی تھی لیکن اس کے ساتھ بینچ پر جگہ خالی تھی۔نینا اس بینچ کی جانب بڑھی۔

("نینا یہ میرے بھائی ہیں۔۔براق۔۔براق یامان۔"

میر آئے نے کہا تو براق اپنی کرسی سے اٹھا۔نینا نے براق کی طرف دیکھا۔وہ جیسے اسے فوراً سے پہچان گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اور آبے یہ نینا ہے۔۔میری بہت اچھی دوست !۔"

براق نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مرحبا!۔"

براق نے کہا تو نینا نے بھی جواباً کہا۔

"مرحبا!۔"

"دوبارہ مل کر خوشی ہوئی۔"

براق نے کہا تو میرائے چونکی۔

"آپ لوگ پہلے بھی مل چکے ہیں؟"

"ہاں! ہم مل چکے ہیں پہلے بھی۔"

براق نے جواب دیا۔

"کب؟"

www.novelsclubb.com

میرآئے کی حیرت ابھی تک کم نہیں ہوئی تھی۔

"اس دن شاپنگ مال میں یہ بھی موجود تھی۔"

"اللہ اللہ! تب ہی۔"

میر آئے کی بات پر سلاطین کی سرزمین کا سلطان اور پاک سرزمین کی سلطانہ دونوں چونکے۔

"کیا تب ہی؟"

نینا نے پوچھا۔

"تب ہی تو میں کہوں کہ تم اس دن میرے میسجز اور فون کا جواب کیوں نہیں دے رہی تھی۔"

میر آئے کی بات پر وہ تینوں مسکرائیں۔

"میں معافی چاہتی ہوں اس دن میں آپ کو شکریہ نہیں کہہ سکی۔"

نینا نے براق سے کہا۔ مگر اس کا انداز کوئی بے تکلفی والا نہیں تھا۔ اس نے نظریں نیچی رکھ کر کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں یہ میرا فرض ہے۔"

براق نے نینا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔نینا نے ایک دم براق کو دیکھا اور پھر نظریں چرائیں۔ براق کے چہرے پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔اور اس کی آنکھوں میں بھی کچھ خاص تھا۔)

(اس کے دل میں وہ خوبصورت اور حسین یادیں رقص کر رہی تھیں۔)

بینچ تک پہنچتے ہی اس نے سوٹ کیس کو اپنے ساتھ رکھا اور بینچ پر بیٹھ گئی۔اس کے دل اور دماغ میں اس وقت صرف اور صرف اس کی یادیں چل رہی تھیں جنہیں وہ چاہ کر بھی بھلا نہیں سکتی تھی۔

("نینا! کیا تمہیں تمہارے والدین نے منع نہیں کیا تھا۔۔مطلب انہوں نے تمہیں اس پروفیشن کو اپنانے سے روکا نہیں؟"

www.novelsclubb.com

نینا یہ سوال سن کر تھوڑا حیران ہوئی۔شاید سوال سے نہیں بلکہ سوال کرنے والے سے۔کیونکہ یہ سوال آیا تھا براق کی طرف سے۔

"جی! پہلے انہوں نے میری مخالفت کی تھی مگر پھر میں بھی نینا ہوں! جو اپنی بات پر ڈٹ جاتی ہے۔"

اس نے مسکرا کر میر آئے کو دیکھتے ہوئے کہا تو میر آئے بھی ہنس پڑی۔

"تمام!۔"

براق نے کہا۔اس کا انداز ہلکا پھلکا سا تھا۔)

(ہر گزرتا لمحہ اسے اس کی یاد دلا رہا تھا۔)

وہ کچھ دیر وہاں موجود بینچ پر بیٹھی فلائٹ کا انتظار کرتی رہی۔

("میں نہیں آؤں گی براق!۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ۔۔"

اس نے سوچا تو اس کے دل پر بوجھ مزید بڑھ گیا۔)

اسے ایک ایک بات یاد تھی۔ کھانے میں جب اسے براق نے بلایا تھا تو وہ نہیں گئی تھی لیکن تب بھی اسے اپنی کہی گئی ہر بات یاد تھی۔

www.novelsclubb.com

(اس کی یاد کی تکلیف ان کے تعلق کی گہرائی کا ثبوت تھی۔)

اس کا دل اور دماغ آج کافی اداس تھا۔

("میں۔۔میں ان سے محبت نہیں کرتی۔")

نینا نے دل ہی دل میں سوچا تو اس کی آنکھیں بھر آئیں۔)

اسے ایک دم یاد آیا کہ کیسے اس نے اپنی محبت کا انکار کیا تھا۔

(اگرچہ ان کے درمیان ابھی کافی فاصلہ تھا لیکن دل تو فاصلے پر انحصار نہیں کرتا۔)

یادوں نے اس کے دل اور دماغ پر قبضہ کر رکھا تھا جس وجہ سے اس کی آنکھوں میں نمی اتر آئی۔

www.novelsclubb.com

(یہ آنکھوں کی نمی اس کی محبت کو ظاہر کر رہی تھی۔)

"استنبول! ہم جلد ملیں گے۔مجھے بھولنا مت۔"

اس نے زیر لب مسکراتے ہوئے کہا۔

(یہ مسکراہٹ امید اور یقین کی لہر تھی۔)

فلائٹ کا وقت ہو چکا تھا۔ وہ بینچ سے اٹھی۔

("کون؟"

نینا نے پوچھا۔

"براق۔ براق یامان۔"

اس نے دوسری جانب سے چند لمحے بعد کہا۔)

("اب تم میرے ایک سوال کا جواب دو۔"

براق نے پوچھا۔

"کیسا سوال؟"

www.novelsclubb.com

نینا نے فوراً سوال پر سوال کر ڈالا۔

"کیا تم میری زندگی میں شامل ہونا چاہو گی؟"

براق نے کہا تو نینا بالکل ساکت ہو گئی۔وہ چند لمحے کے لیے سب بھول سی گئی کیونکہ وہ اس بات کی توقع نہیں کر رہی تھی،اس تاثر میں غلطی براق کی نہیں نینا کی تھی!،

وہ یہ کیسے بھول گئی کہ وہ جس سے بات کر رہی تھی وہ براق یامان تھا!

سب کو حیران کر دینے اور لاجواب کر دینے میں ماہر۔

"کیا تم اپنی باقی زندگی میرے ساتھ گزارنا چاہو گی؟"

چند لمحے کی خاموشی کے بعد جب نینا نے کچھ نہیں کہا تو براق نے کہا۔

"میں۔۔"

www.novelsclubb.com

نینا کے الفاظ زبان تک نہ آ سکیں۔

"ہاں یا نا؟"

براق نے فوراً اپنے الفاظ پر زور دیتے ہوئے پوچھا۔

"اگر میں نے انکار کیا تو؟"

نینا نے چند لمحے بعد کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

"تو یہ کہ میں تمہارے انکار کو اقرار میں بدلنے کی کوشش نہیں کروں گا۔ میں تمہارے فیصلے کا احترام کروں گا۔"

براق نے فوراً صاف گوئی سے جواب دیا۔ اس کا جواب سن کر نینا مزید لاجواب ہوئی۔)

اس کی آنکھوں میں آج صرف ایک ہی نام تھا اور وہ تھا "براق یامان"۔

(اس کے دل کا ہر کونا اس کی یاد کی سرگوشیاں کر رہا تھا اور اب یہ سرگوشیاں زیادہ بڑھ گئی تھیں۔)

اس نے اپنے سوٹ کیس کو ہینڈل سے پکڑا اور دوسرے بینچ پر بیٹھی عریشہ کو بلایا۔

("آپ ایسا کیوں چاہتے ہیں؟"

نینا نے چند لمحے بعد پوچھا۔

"اگر تمہیں یہ لگتا ہے کہ میں عام لوگوں کی طرح تمہارے حسن کو تم سے شادی کرنے کی وجہ قرار دوں گا تو ڈیٹس ناٹ دا مین تھینگ۔"

براق نے کہا تو دوسری طرف نینا مزید حیران ہوئی۔وہ خاموشی سے اسے سننے لگی۔

"تم سے شادی کرنے کی سب سے بڑی وجہ۔۔"

"تمہارا کردار ہے۔"

(براق نے کہا۔)

(اس کی روح اس کی یاد کی اداسی میں بہت تکلیف محسوس کر رہی تھی۔)

www.novelsclubb.com

عریشہ اس کے پکارنے پر اس تک پہنچی اور پھر وہ دونوں فلائٹ تک جانے لگیں۔

(اس کا ہر نیا قدم شاید اسے اس کے قریب لانے والا تھا

یا

شاید اسے اس سے دور کر رہا تھا۔)

وہ دونوں جہاز تک پہنچ گئے۔

("تم نایاب ہو۔"

براق نے مزید کہا۔)

(جدائی کا وقت آ پہنچا تھا۔)

www.novelsclubb.com

عریشہ جہاز میں جا کر بیٹھ گئی لیکن نینا چند لمحے کے لیے جہاز کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے وہاں رک گئی۔اس کے دل میں کچھ تھا جس نے اسے ایک بار پیچھے دیکھنے پر مجبور کیا۔

(ایک امید یا شاید ایک وہم۔)

ارد گرد نگاہ دہرانے کے بعد اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری۔

"میں بھی پاگل ہوں۔ وہ یہاں کیسے آئے گا۔"

اس نے مسکراتے ہوئے سوچا اور پھر جہاز کے اندر چلی گئی۔

(کون جانے کہ وہ وہم نہیں تھا۔)

اس کی اور عریشہ کی سیٹ ایک ساتھ تھی لیکن نینا ونڈو سیٹ پر بیٹھی تھی۔

("تم منفرد ہو اور تم بہادر بھی ہو۔ بلکہ بہت بہادر۔ ہمت والی!۔")

(اس کا دل ابھی تک کافی بھاری محسوس کر رہا تھا۔)

www.novelsclubb.com

جہاز نے اپنی اڑان پکڑ لی۔

("ان سمپل ورڈز! میں اپنے لائف پارٹنر میں جس طرح کی کوالیٹیز چاہتا ہوں وہ سب تم میں ہیں۔")

(دل پر بوجھ مزید بڑھنے لگا۔اس کے لیے کوئی بھی سفر اتنا مشکل نہیں تھا جتنا اسے آج یہ سفر کٹھن محسوس ہو رہا تھا۔)

اس نے کھڑکی سے ایک مرتبہ استنبول کو دیکھا۔

وہ منظر ایک شاندار پینورما ظاہر کر رہا تھا۔کچھ ہی دیر بعد استنول بادلوں کے اندر غائب سا ہو گیا۔

اس کی آنکھوں کی نمی بھی مزید بھر گئی اور چہرے کی مسکراہٹ بھی۔

(اسے امید تھی کہ یہ جدائی مستقل نہیں ہو گی۔)

وہ جہاز کو جاتا ہوا دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

(بس کون جانے کہ وہ وہم نہیں تھا،وہ حقیقت تھی۔)

وہ بالکل ساکت سا کھڑا تھا۔ڈریس شرٹ اور جینز میں ملبوس وہ ہمیشہ کی طرح بہت ہینڈسم لگ رہا تھا۔

(ائیر پورٹ کے ارد گرد کیا ہو رہا تھا اسے ان سب سے کوئی مطلب نہیں تھا۔ وہ صرف اپنی سلطانہ کو یوں جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔)

اس کے کندھوں پر کسی نے بے دھیانی میں دھکا سا دیا تو وہ چونکا ہوا۔

(وہ آہستہ سے قدم لیتا ہوا بینچ پر آ کر بیٹھ گیا۔)

اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔

اس کی نیلی آنکھوں میں ایک نمی کے ساتھ ساتھ امید کی ایک خاص چمک تھی۔

(وہ نینا سے آج کیوں نہیں ملا، حالانکہ وہ آج ائیر پورٹ پر موجود بھی تھا، صرف اس لیے تاکہ وہ اس کی اداسی کو نہ دیکھ لے۔)

"میں جانتا ہوں! تم واپس آؤ گی کیونکہ تمہیں واپس آنا ہو گا۔"

(اس کے دل نے بہت امید اور یقین سے کہا۔)

"میں تمہارا انتظار کروں گا۔"

وہ زیر لب بڑبڑایا۔

"اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تم بھی میرا انتظار کرو گی آخر تم میری ملکیت جو ہو۔"

(اب کی بار یہ سوچتے ہوئے اس کا دل کھل اٹھا۔)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ پاکستان دوپہر تک ہی پہنچ گئی تھی۔ایک رسمی سی گفتگو کے بعد وہ سونے چلی گئی۔اس نے دوپہر کا کھانا بھی نہیں کھایا تھا۔اس کے دل میں بہت کچھ چل رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

رات کے کھانے کے لیے وہ سب ڈائننگ ٹیبل پر موجود تھے۔

"کیسا رہا تمہارا ترکیے کا سفر۔"

کھانے کے دوران حلیمہ صاحبہ نے اس سے پوچھا۔

"بہت اچھا۔"

نینا نے ہلکے پھلکے انداز میں جواب دیا۔

"نینا آپی! اپنی ترکیے کی ڈاکومینٹری دکھائیں نا۔"

اریحہ نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں! میں کل تمہیں ڈاکومینٹری دکھادوں گی۔ ٹھیک ہے؟ لیکن ابھی کھانا کھاؤ۔"

نینا نے اسے پیار سے کہا۔

"اوکے۔"

اریحہ نے شانے اچکا کر کہا اور پھر وہ دوبارہ سے کھانا کھانے میں مصروف ہو گئی۔

کچھ دیر ادھر کوئی بھی بات نہ ہوئی۔

"امم۔۔امی بابا!۔"

نینا نے کچھ سوچتے ہوئے انہیں مخاطب کیا۔

"ہاں؟"

ان دونوں نے بیک وقت پوچھا۔

"کھانے کے بعد مجھے آپ لوگوں سے کچھ بات کرنی ہے۔"

اس نے کہا تو احسن صاحب کے چہرے پر پریشانی کی ایک ہلکی سی لہر جھلکی۔

"ضرور۔ ویسے خیریت تو ہے نا؟"

احسن صاحب نے پوچھا۔

"جی جی بالکل خیریت ہے۔"

www.novelsclubb.com

نینا نے ہلکا سا مسکرا کر کہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

جیمرے خاتون لونگ روم میں موجود تھیں اور وہ معمول کے مطابق ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھیں جب براق وہاں آیا۔

"آنے!۔"

اس کے پکارنے پر انہوں نے اس کی جانب دیکھا۔وہ دروازے کے ساتھ کھڑا تھا۔ اس کی آنکھوں میں موجود آنسو آسانی سے آشکار ہو رہے تھے لیکن ان آنسوؤں کے ساتھ اس کے چہرے پر موجود مسکراہٹ بھی کافی خاص تھی۔

جیمرے خاتون اسے دیکھ کر سمجھ نہ سکیں۔وہ اس کی جانب بڑھیں تو براق نے پیچھے مڑ کر کسی کو اندر آنے کو کہا۔

"دیکھیں کون آیا ہے۔"

www.novelsclubb.com

براق نے کہا تو جیمرے خاتون ہلکا سا مسکرائیں۔

"کون؟"

انہوں نے مسکراتے ہوئے پوچھا تو اچانک کسی کے قدموں کی آواز پر انہوں نے ہلکی سی گردن موڑ کر دروازے سے آتے ہوئے شخص کو دیکھا۔

ایک ادھیڑ عمر شخص !۔اس کا چہرہ وہ کیسے بھول سکتی تھیں۔

وہ اسے دیکھ کر یک دم ساکت سی رہ گئیں۔

(دوبارہ ملاپ دلوں کی سمفنی ہے، دلوں کی خوشی ہے جو ہر طرف چھا جاتا ہے۔یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے کائنات نے ٹوٹ جانے والی چیزوں کو دوبارہ جوڑنے کے سازش کی ہو۔)

"اللہ کا شکر ہے۔بہت شکر ہے اللہ کا۔"

"میں اللہ کا جتنا شکر ادا کروں وہ کم ہے۔"

www.novelsclubb.com

انہوں نے اپنی آنکھوں سے بہتے ہوئے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے خوش دلی سے بولا۔ براق کے چہرے پر بھی مسکراہٹ اب مزید بڑھ گئی تھی۔

"بھابھی! آپ لوگوں کی دعائیں میرے ساتھ تھیں اسی لیے میں آج یہاں کھڑا ہوں۔"

ایمرے چچا نے بھی خوش دلی سے کہا۔

(ایمرے چچا کی آنکھوں میں بھی آنسو تھے۔ آخر کیوں نہ ہوتے؟ اتنے عرصے بعد اپنے لوگوں سے مل لینے سے کسے خوشی نہیں ہوتی۔)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رات کو کھانا کھانے کے بعد وہ تینوں لان میں اکٹھے ہوئے۔ تین سفید کرسیاں رکھے وہ دونوں نینا کی بات سننے کے لیے وہاں موجود تھے۔

(ہلکی سی ٹھنڈی ہوا ہر طرف چھائی تھی۔ اسلام آباد میں ہمیشہ کی طرح ہر طرف خاموشی ہی چھائی تھی اور اس خاموشی میں اب نینا کی آواز خلل پیدا کر رہی تھی۔)

"جب میں ترکیے گئی تھی تو وہاں ایک مال میں۔۔۔"

اس نے انہیں اپنا ترکیے کا سفر بتانا شروع کیا۔ ہر بات اس نے انہیں بتائی جس میں براق کا اسے بچانا اور باقی سب کچھ شامل تھا سوائے یہ کہ براق نے اسے دوسری بار بھی بچایا تھا جب وہ عباس احمد سے ملنے گئی تھی۔ کیونکہ حلیمہ صاحبہ اور احسن صاحب عباس احمد کے بارے میں نہیں جانتے تھے۔ اور اگر وہ انہیں براق کے دوسری بار بھی اسے بچانے کے بارے میں بتاتی تو وہ عباس احمد کا بھی پوچھ لیتے۔ تب نینا کے پاس کوئی جواب نہ ہوتا۔ اس کے علاوہ اگر وہ یہ بات براق سے کہہ دیتے تو پھر؟

براق بھی تو یہ نہیں جانتا تھا کہ اس دن اس نے جس لڑکی کو بچایا تھا وہ نینا تھی۔

"نینا! تم یہ کہہ رہی ہو کہ تم ایک فوجی سے اور وہ بھی ترکیے کے فوجی سے۔۔ شادی کرنا چاہتی ہو؟"

www.novelsclubb.com

احسن صاحب ابھی تک اس کی بات کو ہضم نہیں کر پا رہے تھے۔انہوں نے اس سے سنجیدگی اور حیرانی سے پوچھا۔

"تم کیا کہہ رہی ہو؟"

حلیمہ صاحبہ نے بھی سوال کر ڈالا۔

"ایک منٹ رکو۔"

احسن صاحب نے سنجیدگی سے کہا تو نینا نے ایک گہری سانس لی۔

"اگر ہم نے انکار کر دیا تو تم کیا کرو گی؟"

انہوں نے پوچھا تو نینا یہ سن کر ہلکا سا مسکرائی۔

"وہی جو مجھے کرنا چاہیے۔آپ کے فیصلے کا احترام۔میں جانتی ہوں آپ میرے لیے غلط فیصلہ نہیں لیں گے۔"

اس نے کہا تو احسن صاحب اور حلیمہ صاحب نے ایک دم ایک دوسرے کو دیکھا۔ وہ اسی جواب کی توقع کر رہے تھے۔

"ٹھیک ہے۔ تم جا سکتی ہو۔ مجھے اور تمہارے امی کو کچھ بات کرنی ہے۔"

انہوں نے چند لمحے بعد اس سے کہا تو وہ کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"آپ لوگ بات کیجئے۔ بس ایک بات مت بھولیے گا کہ اگر براق اس وقت میری مدد کو نہ پہنچا ہوتا تو میں شاید یہاں نہ ہوتی۔"

جاتے جاتے وہ انہیں اس کا احسان یاد دلا گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ اپنے کمرے میں آئی تو وہ بہت زیادہ پریشان تھی۔

(یہ پریشانی اس نے اپنے لیے خود ہی چنی تھی۔)

"میں نے امی اور بابا کو یہ تو بتایا ہی نہیں کہ میں نے براق کو "ہاں" کر دی ہوئی ہے۔"

"اگر انہوں نے انکار کر دیا تو؟"

(اب اسے اپنی جلد بازی پر پچھتاوا ہو رہا تھا۔)

وہ بیڈ پر بیٹھی تھی اور اس نے ایک تکیے کو اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا۔

"میں جیمرے خاتون، میر آئے اور "براق" کی ساری امیدیں توڑ دوں گی۔"

(اس نے مزید سوچا تو اس کا دل کیا کہ وہ سب کچھ بھلا دے۔ لیکن غلطیاں بھلائی نہیں جاتیں۔ انہیں ہمیشہ یاد رکھ کر ان سے سیکھا جاتا ہے۔)

اس نے پریشانی کے عالم میں اس تکیے کو دبوچا۔

"میں نے "ہاں" کیوں کر دی؟"

"میں نے اتنی جلد بازی کیوں کی؟"

(اسے اپنے اوپر شدید غصہ آ رہا تھا۔)

www.novelsclubb.com

اس نے اس تکیے کو زور سے دروازے کے ساتھ دے مارا۔

"مجھے اتنی جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہئے تھا۔ مجھے وقت لینا چاہئے تھا تا کہ میں پہلے امی اور بابا کا فیصلہ جان لیتی۔"

(اب اسے سمجھ آئی تھی کہ اسے کیا کرنا چاہئے تھا۔)

"اف اللہ! میں اتنی جلد باز کیسے ہو سکتی ہوں؟"

اپنے ماتھے کو اپنے ہاتھ سے زور سے چھوتے ہوئے وہ بیڈ پر لیٹ گئی اور اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ ایک گہری سانس لے کر اس نے اپنی آنکھیں کھولیں۔

"اللہ! مدد فرما۔"

اس نے پریشانی سے بھرے انداز میں التجا کی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

لان میں ان کی گفتگو کی آواز ہلکی ہوا کے ساتھ لہرا رہی تھی۔

"نینا کی براق سے شادی کر دینے کا مطلب یہ ہے کہ وہ پاکستان میں نہیں رہے گی۔"

احسن صاحب نے حلیمہ صاحبہ سے کہا۔

"وہ ہم سے بہت دور چلی جائے گی۔"

حلیمہ صاحبہ نے دکھ بھرے انداز میں کہا۔

"اور دوسری بات یہ کہ ہم اس "براق" کو جانتے تک نہیں ہیں۔"

احسن صاحب نے اپنے الفاظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"سب سے بڑی بات تو یہ کہ وہ پاکستانی بھی نہیں ہے۔اسے تو ہماری زبان بھی نہیں آتی۔نینا اس کے ساتھ کیسے رہے گی؟"

حلیمہ صاحبہ نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

چند لمحے کے لیے وہاں خاموشی چھا گئی۔

"اگر ان باتوں کے ساتھ ساتھ ہم یہ بھی دیکھیں کہ جس براق کو ہم جانتے تک نہیں ہیں،اس نے ہماری بیٹی کو موت کے منہ سے بچایا۔"

www.novelsclubb.com

احسن صاحب نے قابل تحسین انداز میں کہا۔

"وہ نہ ہوتا تو شاید نینا آج یہاں نہ ہوتی۔"

حلیمہ صاحبہ نے کہا۔

"پھر نینا نے اس کے بارے میں جو کچھ بھی بتایا ہے وہ واقعی کافی اچھا ہے۔"

احسن صاحب نے کہا۔

"کیا کہتی ہو؟ کیا فیصلہ لینا چاہئے؟"

انہوں نے مزید کہا تو حلیمہ صاحبہ اور وہ ایک گہری سوچ میں ڈوب گئے۔

"نینا کو براق پسند ہے۔نینا بہت سمجھدار ہے۔میں جانتی ہوں اگر اسے براق پسند ہے تو اس میں ضرور کوئی بات ہو گی۔"

حلیمہ صاحبہ نے چند لمحے بعد کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"ہوں!۔"

احسن صاحب نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"میرے خیال سے ہمیں ابھی کوئی فیصلہ نہیں لینا چاہئے۔"

احسن صاحب نے چند لمحے بعد کہا تو حلیمہ صاحبہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں بھی یہی سوچ رہی تھی۔"

"پہلے ان لوگوں سے مل لیتے ہیں پھر کوئی فیصلہ کرتے ہیں۔"

احسن صاحب نے کہا تو حلیمہ صاحبہ نے ان کی بات سے اتفاق کیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صبح ہوئی تو نینا کی بے چینی میں مزید اضافہ ہو گیا تھا۔وہ اپنے کمرے میں ادھر ادھر ٹہل رہی تھی جب حلیمہ صاحب اس کے کمرے میں داخل ہوئیں۔

وہ اس کے کمرے میں داخل ہونے کے بعد صوفے پر آ کر بیٹھ گئیں۔

نینا بھی ان کے پاس صوفے پر آ کر بیٹھ گئی۔

"کیا فیصلہ کیا آپ نے اور بابا نے؟"

www.novelsclubb.com

اس نے نرمی سے پوچھا۔

"ہم نے ابھی کوئی فیصلہ نہیں لیا۔ہم پہلے ان لوگوں سے ملیں گے اور پھر کوئی فیصلہ کریں گے۔"

حلیمہ صاحبہ نے بھی نرمی سے جواب دیا تو نینا چند لمحے کے لیے خاموش ہو گئ۔

"امی ! میں نے آپ کو کچھ بتانا ہے۔"

اس نے نظریں جھکاتے ہوئے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"ہاں بتاؤ۔"

حلیمہ صاحبہ نے اب کی بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ میں نے براق کو "ہاں" کہہ دیا تھا۔"

اس نے فوراً کہا۔

حلیمہ صاحبہ کے چہرے پر مسکراہٹ کافی حد تک بڑھ گئ اور پھر وہ قہقہہ لگا کر ہنسنے لگیں۔

www.novelsclubb.com

وہ ان کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر بالکل حیران رہ گئ۔

"لیکن اگر آپ لوگوں نے منع کر دیا تو میں اسے انکار کر دوں گی۔"

اس نے انہیں سوالیہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے مزید کہا۔ وہ ابھی تک ان کے ہنسنے کی وجہ سمجھ نہیں پائی تھی۔

"آپ ہنس کیوں رہی ہیں؟"

آخر کار حلیمہ صاحبہ کے یوں ہنسنے کی وجہ سے اس نے پوچھ ہی لیا۔

"تمہارے بابا مجھے پہلے ہی کہہ رہے تھے۔"

انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا تو نینا کی تشویش میں مزید اضافہ ہوا۔

"کیا؟"

اس نے پوچھا تو حلیمہ صاحبہ نے اس کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرا۔

"یہی کہ نینا نے براق کو "ہاں" کر دی ہوئی ہے۔"

انہوں نے کہا۔

"انہیں کیسے پتہ؟"

اس نے فوراً حیرانی سے پوچھا۔

"وہ کہہ رہے تھے کہ تم بہت جلد باز ہو۔"

انہوں نے کہا تو نینا کی آنکھوں میں نمی بھر آئی۔اس کی ساری پریشانی جیسے ایک دم سے غائب ہو گئی تھی۔اس نے پیار سے حلیمہ صاحبہ کو گلے لگا لیا۔

"امی! آپ اور بابا بہت اچھے ہیں۔"

اس نے کہا تو حلیمہ صاحبہ نے اسے پیار سے پیچھے کیا۔

"اچھا اب بس بس! تم بس یہ بتاؤ کہ وہ لوگ کب آنا چاہ رہے ہیں؟"

حلیمہ صاحبہ نے پوچھا۔

"وہ لوگ تو تیار ہیں۔وہ بس آپ لوگوں کی اجازت کا ہی انتظار کر رہے تھے۔میں انہیں آپ لوگوں کا پیغام پہنچا دوں؟"

نینا نے پوچھا۔

"نہیں! تم مجھے براق کی والدہ کا نمبر دے دو، میں ان سے خود بات کر لوں گی۔"

حلیمہ صاحبہ نے کہا تو نینا کے چہرے پر ایک خاص چمک ابھری۔

"ٹھیک ہے۔ میں آپ کو ان کا نمبر واٹس ایپ کرتی ہوں۔"

نینا نے کہا تو حلیمہ صاحبہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اس کے بعد نینا نے اپنے فون سے جیمرے خاتون کا نمبر نکال کر حلیمہ صاحبہ کو واٹس ایپ پر سینڈ کر دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حلیمہ صاحبہ نے دوپہر میں ہی جیمرے خاتون سے فون پر بات کر لی۔ ان دونوں کو ایک دوسرے سے بات کر کے بہت خوشی ہوئی۔ حلیمہ صاحبہ کے دل کو ان سے بات کر کے تسلی بھی پہنچ گئی کہ ان کی بیٹی کا انتخاب غلط نہیں تھا۔

جیمرے خاتون، براق اور میر آئے دو ہفتے بعد پاکستان آرہے تھے۔

یہ بات احسن صاحب کو جب معلوم ہوئی تو وہ بھی بہت خوش ہوئے۔ یہ بات اب اریحہ اور علی تک بھی پہنچ گئی تھی۔ان دونوں کے تاثرات بھی بالکل ویسے ہی تھے جیسے پہلے احسن صاحب اور حلیمہ صاحبہ کے تھے۔

لیکن اریحہ بہت خوش تھی۔اس کی وجہ پہلے تو نینا کو سمجھ نہ آئی لیکن پھر ایک دن اسے سب سمجھ میں آگیا۔

"نینا آپی! اب جب آپ کی شادی ہو جائے گی تو آپ کا کمرہ میرا ہو جائے گا نا؟"

اریحہ نے بہت ہی پرجوش ہو کر کہا تو نینا اسے حیرانی سے دیکھتی رہی۔

"کتنی بدتمیز ہو تم ویسے۔ تمہیں میرے جانے پر خوشی ہو رہی ہے؟"

نینا نے چند لمحے بعد کہا۔

www.novelsclubb.com

"جی جی بہت زیادہ۔"

اریحہ کو اپنی بات پر کوئی شرمندگی نہ تھی۔نینا کو اس کی ڈھٹائی دیکھ کر بہت ہی افسوس ہوا۔

"اریحہ !۔"

"اچھانا بتائیں !آپ کا کمرہ میرا ہو جائے گا نا؟"

اس نے اپنا سوال پھر دہرایا تو نینا کو بہت غصہ آیا۔

"جی نہیں۔"

اس نے اسے چڑانے والے انداز میں کہا تو اریحہ منہ پھلاتے ہوئے کمرے سے باہر چلی گئی۔

"دیکھ لینا آپ کا کمرہ تو میں ہی لوں گی۔"

اس نے زیر لب بڑبڑایا۔

www.novelsclubb.com

نینا اس کے جانے کے بعد خوب کھل کر ہنسی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دو ہفتے بعد۔

وہ سب پاکستان پہنچ گئے تھے۔

آج ان کے گھر میں خوب تیاریاں چل رہی تھیں۔احسن صاحب بھی آج دفتر نہیں گئے تھے۔ علی بھی آج کام سے جلدی واپس آگیا تھا۔

نینا آج کافی گھبرائی ہوئی تھی۔بہت سی سوچوں نے اس کے ذہن میں گھر کیا ہوا تھا۔وہ اپنے کمرے میں موجود سنگھار میز کے سامنے کھڑی اپنا دوپٹہ سیٹ کر رہی تھی جب اریحہ اس کے کمرے میں داخل ہوئی۔

"آپی! وہ لوگ آگئے ہیں۔"

یہ سنتے ہی نینا کے دل کی دھڑکنیں تیز ہوئیں۔اریحہ یہ کہہ کر کمرے سے باہر چلی گئی۔نینا ابھی تک کمرے سے باہر نہیں نکلی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ آج ایک گلابی رنگ کے لانگ فراک میں ملبوس تھی جس کے اوپر سنہرے پھولوں کے نفیس ڈیزائنز بنے تھے۔اس کے ساتھ اس نے اپنے بالوں کو ہلکے گلابی رنگ کے سکارف سے ڈھکا ہوا تھا۔ایک ریشمی ہلکا سنہرے رنگ کا دوپٹہ اپنے

کندھے کے ایک طرف اوڑھے وہ ہمیشہ کی طرح کافی حسین لگ رہی تھی۔

اس کا کمرہ بالائی منزل پر تھا۔ وہ اپنے کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے باہر کو نکلی۔ سامنے کچھ ہی فاصلے پر ایک ریلنگ بنی ہوئی تھی جس سے گھر کا نیچے والا پورشن دکھائی دیتا تھا۔

اسے نیچے سے شور کی آواز آنا شروع ہوگئی تھی لیکن اس شور میں ایک آواز ایسی تھی جو اس کے کانوں اور خاص طور پر دل کے لیے کافی سکون دہ ثابت ہو رہی تھی۔ وہ آواز تھی سلطانہ کے سلطان کی آواز۔

وہ ریلنگ کی جانب بڑھی اور اس نے نیچے کی جانب دیکھا۔ وہ سب وہاں موجود تھے اور ایک دوسرے سے خوش اخلاقی سے مل رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

اچانک اس کی نظر براق کی جانب گئی۔ وہ اس وقت احسن صاحب سے مل رہا تھا کہ تب ہی ان دونوں کی نگاہیں ٹکرائیں۔ اسے دیکھتے ہی براق کے چہرے پر مسکراہٹ

مزید بڑھی۔ نینا اس سے نگاہیں چڑاتے ہوئے ریلنگ سے پیچھے ہٹی یوں کہ نہ ہی وہ کسی کو دیکھ سکتی تھی اور نہ ہی اب اسے کوئی اور دیکھ سکتا تھا۔

چند لمحے بعد اس نے جیمرے خاتون کو کہتے سنا

"نینا کہاں ہے؟"

ان کے الفاظ پر اس کے دل کی دھڑکنیں مزید تیز ہوئیں۔

"اریحہ بیٹا! جاؤ نینا کو بلاؤ۔ کہاں رہ گئی ہے وہ۔"

حلیمہ صاحبہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو اریحہ وصوفے سے اٹھ کر نینا کو بلانے گئی۔

نینا اپنے کمرے میں چلی گئی۔ اس کے چہرے پر ایک دم ایک کھلی ہوئی مسکراہٹ ابھر آئی۔

www.novelsclubb.com

"نینا آپی! آجائیں۔ اتنا شرمائیں تو مت۔"

اریحہ نے کمرے میں داخل ہوتے ہی مسکرا کر کہا۔

"آرہی ہوں۔ تم جاؤ۔"

نینا نے اسے کہا تو وہ چند فوراً چلی گئی۔

چند ہی لمحے بعد نینا بھی نیچے لونگ روم میں چلی گئی۔ اسے دیکھ کر جیمرے خاتون نے اسے پیار سے گلے لگایا۔ میر آئے بھی اس سے ہمیشہ کی طرح بہت خوش دلی سے ملی۔ ان کے رویے دیکھ کر احسن صاحب اور حلیمہ صاحبہ کافی خوش ہوئے۔

ان سے ملنے کے بعد نینا کچن میں چلی گئی۔

ان کا کچن لونگ روم سے کچھ ہی فاصلے پر تھا۔ وہ وہاں چائے بنانے کے لیے آئی تھی لیکن اس وقت اس کا دل اور دماغ صرف ایک ہی جانب لگا تھا کہ

آخر ادھر کیا گفتگو ہو رہی ہے؟

www.novelsclubb.com

وہ کافی دیر کچن میں یونہی ہی کھڑی رہی اور صرف اور صرف اللہ سے دعائیں ہی کرتی رہی کہ جو بھی ٹھیک ہو، بس کچھ خراب نہ ہو۔

کوئی خبر نہ آنے پر وہ لونگ روم کی جانب آہستگی سے بڑھی اور دروازے کے ساتھ لگ کر اس نے اندر موجود لوگوں کا جائزہ لیا۔ماحول کافی سنجیدہ لگ رہا تھا۔اس کے دل میں گھبراہٹ کی لہریں مزید بڑھ گئیں۔سب کے چہرے کافی سنجیدہ تھے۔

اچانک اندر بیٹھی اریحہ کی نظر دروازے کے پیچھے کھڑی نینا کی جانب گئی۔نینا نے جب یہ دیکھا کہ اریحہ نے اسے دیکھ لیا ہے تو وہ فوراً وہاں سے کچن میں چلی گئی۔

کچن میں جاتے ہی اس نے تین گہری سانسیں لیں۔اس کے ماتھے پر شدید دباؤ پڑنے لگا جس وجہ سے کچن میں موجود ٹیبل کے ساتھ رکھی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"اللہ! پلیز کچھ بھی برا نہ ہو۔"

اس نے پریشانی کے عالم میں دعا کی۔

www.novelsclubb.com

اچانک اسے کسی کی آہٹ کی آواز آئی۔اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اریحہ اس کی جانب آرہی تھی۔اس کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ جو بھی ہوا ہے وہ

ٹھیک نہیں ہوا۔اس کے چہرے پر دکھ اور مایوسی تھی۔وہ آہستگی سے نینا کی جانب آئی۔

"نینا آپی !۔"

اس نے ہچکچاتے ہوئے ابھی اسے پکارا ہی تھا کہ تب ہی نینا نے اس کی بات کاٹ دی۔

"کیا ہوا ہے؟مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے؟"

نینا نے فوراً پریشانی سے پوچھا۔اس کے دل اور دماغ پر دباؤ شدید بڑھ گیا۔

(اس کے دل اور دماغ کے گوشوں میں فکر،پریشانی اور گھبراہٹ مسلسل رینگ رہی تھی۔)

www.novelsclubb.com

"آپی وہ۔۔"

اس نے کہنا چاہا لیکن نینا نے اس کی بات پھر کاٹ دی۔

"کیا ہوا ہے؟پلیز بتاؤ اریحہ !۔"

اب کی بار نینا نے جھنجھلائے ہوئے انداز میں کہا۔اس کی آنکھیں نم ہو گئیں تھیں۔

(ہر گزرتا لمحہ اس کے دل میں اضطراب کے شعلوں کو بھڑکا رہا تھا۔)

"آپی وہ۔۔"

"ہاں؟ بولو۔"

(بے چینی کے شعلے دل کی ہر دھڑکن کے ساتھ اپنی گرفت مظبوط کر رہے تھے۔)

"آپی وہ بابا نے۔۔"

"بابا نے کیا؟"

(اس کے نازک کندھوں پر ایک بوجھ سا پڑنے لگا تھا۔اس کا دل اور دماغ اسے مصیبت کی سمفنی کے بارے میں جیسے خبردار کر رہا تھا۔)

"بابا نے "ہاں" کر دی ہے۔"

اریحہ یہ کہتے ہی زور زور سے ہنسنے لگی۔

نینا کے تنے ہوئے اعصاب ڈھیلے ہوئے۔ وہ اسے حیرانی سے دیکھتی رہی۔

(دوڑتے ہوئے خیالات کی افراتفری میں اسے یک دم سکون فراہم ہوا۔اس کی ہر سانس میں سکون شامل ہو گیا تھا۔اریحہ کے اس ایک جملے نے اس کی روح پر کچھ دیر پہلے بندھیں گرھوں کو کھول دیا۔)

"پاگل لڑکی۔ تم نے تو میری جان ہی نکال دی تھی۔"

نینا نے اپنے ماتھے کو چھوتے ہوئے کہا۔اس کا سر کافی درد کر رہا تھا۔

(لیکن یہ تکلیف دل کی تکلیف سے بہتر تھی کیونکہ یہ تکلیف عارضی تھی لیکن دل کی تکلیف یا تو ختم نہیں ہوتی اور اگر ختم ہو جائے تو تب بھی اپنے نشانات چھوڑ جاتی ہے۔)

"سوری سوری! لیکن مجھے آپ کو تنگ کرنے کا بہت مزہ آتا ہے۔"

اریحہ نے اپنے چہرے پر قائم مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔اسے واقعی اپنے کیے پر کوئی شرمندگی نہیں ہو رہی تھی۔

"شرم کرو تم تھوڑی سی۔"

نینا نے اسے شرم دلانے کی کوشش کی لیکن اسے ابھی بھی اپنے لیے پر کوئی پچھتاوا نہیں ہو رہا تھا بلکہ وہ تو ہنسی جا رہی تھی۔لیکن اس کی ہنسی پر نینا کو غصہ نہیں آ رہا تھا بلکہ اس کے ہنسنے کی وجہ سے نینا بھی ہنس پڑی۔

"اچھا بابا کہہ رہے تھے کہ چائے تو لے آئیں۔"

اریحہ نے چند لمحے بعد اسے کہا۔

"اوہ! ہاں ہاں! میں بالکل بھول ہی گئی تھی۔"

وہ یہ کہتے ہوئے چولہے کی جانب بڑھی۔

"اچھا وہ کیا نام ہے ان کا۔۔ براق بھائی کی بہن۔۔آئے مائے!۔"

www.novelsclubb.com

اریحہ نے اپنے چھوٹے دماغ پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا نام میر آئے ہے۔"

نینا نے فوراً کہا تو اریحہ جھنجھلا سی گئی۔

"اف! یہ ترک اور ان کے نام۔ نینا آپی! ویسے میری ایک بات یاد رکھنا آپ۔ شادی کے بعد آپ کی ساری زندگی ان کے نام یاد کرتے ہوئے ہی گزر جائے گی۔"

اب کی بار نینا نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ اس وقت کافی خوش تھی اس لیے وہ اسے ڈانٹ کر اپنا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"اچھا وہ آئے مائے کہہ رہی تھیں کہ انہوں نے آپ کے پاس آنا ہے کچن میں۔ تو میں لے آؤں انہیں؟"

وہ ابھی تک اسے "آئے مائے" ہی کہہ رہی تھی۔

"ہاں ہاں! لے آؤ۔"

نینا نے کہا تو اریحہ وہاں سے چلی گئی۔اس کے جانے کے بعد نینا ذرا کھل کر ہنسی۔

"اللہ! بہت شکریہ۔"

اس نے زیر لب خوشی سے کہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اریحہ میر آئے کو لے کر لونگ روم سے باہر نکلی۔نینا نے جب میر آئے کی جانب دیکھا تو اس کے ساتھ کھڑی اریحہ نے نینا کو آنکھوں سے اشارہ کر دیا کہ وہ لونگ روم میں جا رہی ہے تو وہ میر آئے کو اپنے ساتھ کچن میں لے جائے۔

نینا میر آئے کی جانب بڑھی۔اس تک پہنچتے ہی میر آئے نے نینا کو خوش دلی سے گلے لگا لیا۔نینا کے چہرے پر مسکراہٹ کے ساتھ ساتھ ایک خاص چمک تھی۔

وہ اسے لے کر کچن میں جانے ہی لگی تھی کہ لونگ روم سے آتی علی کی آواز پر وہ رک گئی۔

"براق! ایک بات پوچھ سکتا ہوں؟"

علی نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"ہاں ضرور۔"

براق نے شانے اچکا کر کہا۔

"مجھے بتاؤ تم میں ایسی کیا خاص بات ہے جو ہم نینا کی شادی تم سے کر دیں؟"

علی نے سنجیدگی سے پوچھا۔

نینا کو اس کے اس احمقانہ سوال پر شدید غصہ آیا۔

"آخر جب بابا نے ہاں کر دی ہے تو اس کو یہ سوال کرنے کی ضرورت کیوں پڑی؟

ہونہہ!۔"

"مجھ میں کوئی خاص بات نہیں۔ لیکن نینا میں بہت سی خاص باتیں ہیں۔ اگر آپ لوگ "نینا" کو مجھے سونپ دیں تو یقین کریں آپ کو پچھتاوا نہیں ہو گا۔"

براق کے جواب نے وہاں موجود سب لوگوں کو لاجواب کر دیا۔

اس کا جواب سن کر نینا کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا۔اسے کچھ لمحے پہلے علی کے جس سوال پر غصہ آرہا تھا اب اسے اس پر بہت خوشی ہو رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نینا میر آئے کو کچن میں اپنے ساتھ لے کر گئی۔میر آئے وہاں موجود ٹیبل کے ساتھ رکھی کرسی پر بیٹھ گئی اور پھر وہ پورے کچن میں ارد گرد نظریں دہرانے لگیں۔

"(Pakistan is Beautiful)." "پاکستان از بیوٹیفل۔"

اس نے مسکراتے ہوئے کہا تو نینا بھی مسکرا دی۔وہ اب چائے کو سفید رنگ کے نفیس کپوں میں انڈیلنے لگی۔یہ دیکھ کر میر آئے اس کی جانب بڑھی۔

www.novelsclubb.com

"کیا بنا رہی ہو؟"

اس نے چائے کو بغور دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"چائے۔تم بھی پیو گی نا۔"

نینا نے کہا۔

"ایوت! کیوں نہیں۔"

میر آئے نے جواب دیا۔ وہ چائے کو دیکھ کر کافی حیران ہوئی تھی کیونکہ ترکوں کی چائے بالکل مختلف ہوتی تھی۔

"اچھا بات سنو۔"

میر آئے نے چند لمحے بعد کہا۔

(وہ چائے ڈالنے کے بعد کپوں کو ایک خوبصورت اور نفیس ٹرے کے اوپر رکھنے لگی۔)

"ہاں؟"

نینا نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"براق آبے کی چائے میں چینی مت ڈالنا۔"

میر آئے نے اب کی بار اپنی ہنسی کو چھپانے کی ناممکن کوشش کرتے ہوئے کہا جس کو سن کر نینا کچھ سمجھ نہ سکی۔

"کیوں؟"

اس نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"وہ میں تمہیں بتاتی ہوں لیکن مجھے پہلے یہ بتاؤ کہ تز کہاں ہے؟"

میر آئے نے کہا تو نینا سمجھ نہ سکی کہ آخر یہ "تز" کیا ہے۔

"کیا؟"

نینا نے پوچھا۔

"تز!۔سالٹ (نمک)۔"

www.novelsclubb.com

اس نے جواب دیا تو نینا کو سمجھ میں آیا۔اس نے کچن میں موجود الماریوں میں سے ایک کا دروازہ کھولا اور اس میں سے نمک کا ایک ڈبہ نکال لیا۔وہ یہ لے کر میر آئے کی جانب بڑھی۔

"یہ رہا۔"

اس نے کہا تو میر آئے نے فوراً اسے تھام لیا۔ نینا اسے نا سمجھی کے عالم میں دیکھ رہی تھی۔ اس نے اس نے نمک کے ڈبے میں سے نمک کے چار چمچ چائے کے کپ میں ڈال دیے۔

"یہ کیا کر رہی ہو؟"

نینا نے حیرانی سے پوچھا۔

"تمہیں نہیں پتہ اس بارے میں۔"

میر آئے نے ابرو اچکاتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔"

www.novelsclubb.com

اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"پھر تم نے ڈاکومینٹری میں کیا کیا ہے؟"

اس نے مسکراتے ہوئے نینا کی ڈاکومینٹری پر طنز ہی کر ڈالا جس پر نینا بھی ہنس پڑی۔

"اچھا بتاؤ نا یہ کیا کر رہی ہو؟"

اس نے دوبارہ پوچھا۔

"یہ ہم ترکوں کی ایک رسم ہے۔ اسے ہم "کافی ود سالٹ" کہتے ہیں۔ لیکن اگر کافی نہیں تو کیا ہوا؟ ہم "ٹی ود سالٹ" تو کر ہی سکتے ہیں۔"

میر آئے کی بات سن کر نینا مزید حیران ہو گئی۔

(یہ کس قسم کی احمقانہ رسم تھی؟"

نینا نے دل ہی دل میں سوچا۔)

نینا اور براق کی شادی ویسے بھی دنیا کے عجوبے جیسی تھی جس میں سب کچھ مختلف اور نیا سا ہونا تھا لیکن اب رسمیں بھی نئی بنائی جائیں گی اس کی اسے امید نہ تھی۔

"اب میری جان! یہ کافی کا کپ تم نے براق آبے کو ہی دینا ہے۔ سمجھ آئی؟"

میر آئے نے کپ کو ٹرے میں واپس رکھنے کے بعد اس سے کہا۔

"وہ یہ کیسے پیئیں گے ؟"

نینا نے اس چائے کو نفرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کون ؟"

میر آئے نے اب کی بار اس کے کندھے پر اپنا بازو ہلکا سا مارتے ہوئے پوچھا۔وہ بھی جانتی تھی کہ وہ کس کی بات کر رہی ہے لیکن پھر بھی وہ اسے صرف تنگ کر رہی تھی۔

"وہ۔"

نینا نے اب کی بار کچھ شرماتے ہوئے کہا۔وہ ساتھ ساتھ اس ٹرے میں موجود کپوں کو آخری بار ٹھیک سے ترتیب دے رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"وہ کون ؟"

میر آئے نے پھر شرارت بھرے انداز میں پوچھا۔

"براق۔"

نینا نے بھی تنگ آ کر بول ہی دیا۔ میر آئے یہ سن کر خوب ہنسی۔

"اچھا براق آ بے۔ میری جان تمہارے ہاتھ سے تو وہ زہر بھی پلیں گے۔ تم فکر کیوں کر تی ہو؟"

اس نے کہا تو نینا کے گال جو پہلے بھی گلاب کی پتیوں کی مانند سرخ پڑے تھے وہ مزید سرخ ہونے لگیں۔

"میں انہیں یہ چائے نہیں دے سکتی۔ وہ یہ کیسے پیئں گے؟"

اس نے اس ٹرے کو دونوں ہاتھوں میں پکڑنے کے بعد میر آئے سے پریشانی بھرے انداز میں کہا۔

"انہیں پینی پڑے گی۔ یہی تو اس رسم میں ہوتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

میر آئے نے فوراً کہا۔

"اگر دولہا چائے کو ثابت قدمی کے ساتھ پی لے تو سب اسے مبارکباد دیتے ہیں اور اگر نہیں تو اس کا الٹ ہی ہوتا ہے۔"

اس نے مزید کہا۔

"میں یہ نہیں کر سکتی۔"

نینا ابھی تک اپنی بات پر قائم تھی۔

"کیوں؟ تم کرو گی۔ سمجھ آئی؟"

میر آئے نے اب کی بار جھنجھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"میر آئے!!۔"

www.novelsclubb.com

نینا نے اسے پریشانی سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"آخر کیا ہو گیا ہے؟ مزہ آئے گا نا۔ لیٹس ہیو سم فن۔ ٹھیک ہے؟"

اور اب وہ مزید میر آئے سے بحث نہیں کر سکتی تھی۔

"اف اللہ !۔ٹھیک ہے۔"

اس نے ہتھیار ڈال دیے۔

وہ دونوں کچن سے باہر جانے لگیں۔

(چائے کے دو کپ کچن کی ٹیبل پر ایک ساتھ رکھے ہوئے تھے یوں کہ ان دونوں نے واپس آکر یہیں مل کر چائے پینی تھی۔)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

چائے سرو کرنے کے بعد وہ واپس کچن میں آگئیں۔چائے سرو کرتے ہوئے بھی براق اور نینا کی آپس میں کوئی بات چیت نہ ہوئی۔

(نینا نے لونگ روم میں موجود ٹیبل پر چاکلیٹز کے کچھ ڈبوں کے ساتھ ساتھ مختلف مٹھائیوں کے ڈبے دیکھے تھے۔پہلے وہ کافی حیران ہوئی تھی کہ یہ چاکلیٹز براق کیوں لایا تھا؟

کیا اسے معلوم تھا کہ نینا کو چاکلیٹز پسند ہیں؟

لیکن کیسے؟

پھر کچھ لمحے بعد اسے یاد آیا کہ اس نے جو ترکیے کے اوپر ڈاکومینٹری بنائی تھی اس میں اس نے پڑھا تھا کہ جب بھی ترک کسی لڑکی کا رشتہ مانگنے جاتے ہیں تو وہ چاکلیٹز ہی لے کر جاتے ہیں۔یہ ترکوں کی رسم تھی۔)

نینا ٹیبل کے ساتھ رکھی کرسی پر بیٹھ گئی اور ٹیبل پر موجود چائے کے کپ کو اٹھا کر چائے کا ایک کے بعد ایک گھونٹ لینے لگی۔

میر آئے اپنا چائے کا کپ اٹھا کر لونگ روم کے دروازے کی ایک جانب جا کر کھڑی ہو گئی۔وہ دیکھنا چاہ رہی تھی کہ براق چائے پیتا ہے یا نہیں۔نینا اسے مسکراتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔وہ جانتی تھی میر آئے کو مایوسی ہی ہو گی اور وہ اس کی یہ مایوسی دیکھنے کے لیے کافی بے تاب دکھائی دے رہی تھی۔

"یہ میں کیا دیکھ رہی ہوں؟"

www.novelsclubb.com

دروازے کے ساتھ کھڑی میر آئے لونگ روم کے اندر موجود براق کو چائے پیتا ہوا دیکھ کر کافی حیران ہو رہی تھی۔پہلے وہ کافی حیران تھی اور پھر ایک دم جیسے اس کے ذہن میں کچھ آیا۔وہ فوراً کچن میں نینا کے پاس گئی۔

"نینا!۔"

اس کے پکارنے پر نینا اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

"ہاں؟"

اس نے اپنی ہنسی دباتے ہوئے پوچھا لیکن وہ سمجھ گئی تھی کہ میر آئے جان گئی ہے۔

"اپنی چائے دکھانا ذرا۔"

میر آئے نے کہا۔

"کیوں؟"

اس نے فوراً پوچھا۔

"بس دکھاؤ نا۔"

www.novelsclubb.com

اس نے یہ کہتے ہوئے نینا سے چائے کا کپ چھین لیا اور پھر وہ چائے کا ایک گھونٹ لینے لگی۔ چائے کا ایک گھونٹ لیتے ہی اس نے فوراً سے اس چائے کے کپ کو ٹیبل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے کے تاثرات یہ بتا رہے تھے کہ اسے چائے بالکل پسند نہیں آئی۔

"واللہ! واللہ! تم نے مجھ سے جھوٹ بولا۔ تم نے سالٹ والی چائے خود کے لیے رکھ لی۔ میں کتنی بے وقوف ہوں۔"

اس نے اپنے ماتھے کو زور سے چھوتے ہوئے بولا۔ یہ سن کر نینا خوب ہنسنے لگی۔

"تمہیں آج پتہ چلا ہے؟"

نینا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ میر آئے اسے کاٹ کھانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی لیکن نینا ابھی تک ویسے ہی ہنس رہی تھی۔

"اب چائے پیو ٹھنڈی ہو رہی ہے۔"

www.novelsclubb.com

اس نے چند لمحے بعد میر آئے سے کہا اور پھر وہی نمکین چائے خود پینے لگی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

لونگ روم میں اب گفتگو کا ماحول کافی خوشگوار بن چکا تھا۔

"اب اگر آپ نے "ہاں" کر ہی دی ہے تو۔۔"

جیمرے خاتون نے حلیمہ صاحبہ اور احسن صاحب سے کہتے ہوئے اپنے ہینڈ بیگ کو کھولا۔انہوں نے اس میں سے ایک خوبصورت سی سرخ رنگ کی ڈبیہ نکالی۔اس ڈبیہ کو کھولتے ہی اس میں سے ایک نازک اور حسین انگوٹھی آشکار ہوئی۔اس پر ایک چھوٹا سا سلور اکلر کا ڈائمنڈ جھلک رہا تھا۔

"میں چاہتی ہوں کہ ہم ان کی منگنی کر دیں۔"

انہوں نے اپنی بات مکمل کی تو احسن صاحب اور حلیمہ صاحبہ ایک دم حیران رہ گئے۔وہ چند لمحے کے لیے خاموش رہے۔

www.novelsclubb.com

"لیکن ہم ایسے کیسے کر دیں ان کی منگنی۔ ہم نے تو ابھی کوئی تیاریاں بھی نہیں کی ہیں۔"

احسن صاحب نے نرم لہجے میں کہا۔

"ارے آپ یہ کیا سمجھ رہے ہیں۔ میں چاہتی ہوں کہ میں ابھی نینا کو یہ انگوٹھی پہنا دوں۔ یہ سب بالکل سادگی سے ہوگا۔ میں اس لیے چاہتی ہوں کیونکہ میرے لیے بار بار پاکستان آنا بہت مشکل ہے۔"

"میں چاہتی ہوں کہ اب جب میں پاکستان آؤں تو نینا کو اپنے ساتھ ہی لے کر جاؤں۔"

جیمرے خاتون نے اپنی بات مکمل کی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا آپ ادھر بیٹھیے، ہم بس دو منٹ میں آئیں۔"

احسن صاحب یہ کہتے ہوئے حلیمہ صاحبہ کے ساتھ لونگ روم سے باہر نکل گئے۔

"آنے! آپ نے مجھے تو اس بارے میں نہیں بتایا تھا۔"

براق نے ان کے جانے کے فوراً بعد پوچھا۔

"کس بارے میں؟"

انہوں نے انجان بنتے ہوئے پوچھا۔

"آپ جانتی ہیں کسی بارے میں۔آپ کو یہ منگنی کی بات ابھی نہیں کرنی چاہیئے تھے۔"

اس نے پریشانی سے کہا۔

"تم فکر مت کرو۔"

انہوں نے اس سے شانے اچکاتے ہوئے بہت پراعتماد انداز میں کہا۔وہ ان کی یہ پر اعتمادی دیکھ کر حیران رہ گیا۔آخر جب وہ حیران کر دینے میں ماہر تھا تو اس کی والدہ کسی سے پیچھے کیوں رہتیں؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کچھ ہی دیر بعد احسن صاحب اور حلیمہ صاحبہ لونگ روم میں واپس آئیں۔

"معذرت! ہمیں تھوڑی دیر ہو گئی۔"

حلیمہ صاحبہ نے نرم گوئی سے جیمرے خاتون سے کہا۔

"نہیں نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔"

جیمرے خاتون نے فوراً کہا۔

اپنی نشستوں پر بیٹھتے ہی انہوں نے ایک گہری سانس لی۔

"ہمارا فیصلہ وہی ہے جو آپ کا فیصلہ ہے جیمرے خاتون۔"

حلیمہ صاحبہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ انگوٹھی ہم براق کو پہنائیں گے۔"

www.novelsclubb.com

حلیمہ صاحبہ نے اپنے ہاتھ میں پکڑی ایک ڈبی کو کھولتے ہوئے اس میں سے ایک خوبصورت اور قیمتی انگوٹھی جیمرے خاتون کو دکھائی۔

(انہوں نے یہ انگوٹھی ہمیشہ سے اسی کام کے لیے سنبھال کر رکھی تھی۔)

"اگر آپ نے پہلے بتایا ہوتا تو ہم اچھے سے انتظامات کر لیتے۔"

انہوں نے کہا تو جیمرے خاتون فوراً کہنے لگیں

"آپ اب مجھے شرمندہ کر رہی ہیں۔ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔آپ لوگوں نے ابھی بھی جو انتظام کیا ہے وہ بہت ہے۔آپ کا بہت شکریہ آپ نے ہمیں اتنی محبت اور عزت دی۔"

یوں ان کے درمیان کچھ دیر تک بات چیت چلتی رہی اور پھر حلیمہ صاحبہ نے اریحہ کو بلایا اور اسے نینا اور میر آئے کو بلانے کا کہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ دونوں ابھی تک کچن میں بیٹھیں آپس میں باتیں کرنے میں مصروف تھیں۔

(دونوں اب تک چائے پی چکی تھیں۔چائے کے کپ نینا نے سنک میں رکھ دیے تھے۔)

اریحہ کچن میں داخل ہوئی تو نینا اور میر آئے نے اس کی جانب دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"نینا آپی اور آئے مائے (اس نے فوراً اپنے ماتھے کو زور سے چھوا) اوہ! میرا مطلب میر آئے آپی آپ دونوں کو سب لونگ روم میں بلا رہے ہیں۔"

وہ یہ کہہ کر فوراً چلی گئی۔اس کے انداز میں ایک خاص خوشی تھی جو نینا اور میر آئے اس وقت سمجھ نہ سکیں۔ خیر اریحہ نے تو انہیں یہ موقع نہیں دیا تھا کہ وہ اس سے پوچھ سکیں کہ آخر انہیں لونگ روم میں بلا کیوں رہے ہیں، سو اس لیے وہ دونوں لونگ روم میں چلی گئیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ بالکل ساکت سی کھڑی تھی۔

(ان کے درمیان ایک ایسا بندھن بننے والا تھا جس کی امید اس وقت ان دونوں کو نہ تھی۔)

اس کے ساتھ براق بھی کھڑا تھا۔

(سلطان سے اس کی سلطانہ کے ملنے کا وعدہ کیا جانے والا تھا۔)

کوئی ایک لمحہ بھی ایسا نہ تھا جب اسے حیران نہ ہو رہی ہو۔

(ہر لمحہ بہت خاص تھا۔)

جیمرے خاتون ان دونوں کی جانب بڑھیں۔

(شاہانہ چمک ہر سو پھیلی تھی۔)

انہوں نے اپنے ہاتھوں میں ایک ٹرے اٹھا رکھا تھا جس پر سرخ قتیبہ دکھائی دے رہا تھا۔اس قتیبے کے دونوں اطراف دو انگوٹھیاں بندھی تھیں۔ان میں سے ایک انگوٹھی وہی تھی جو کچھ دیر پہلے جیمرے خاتون نے حلیمہ صاحبہ اور احسن صاحب کو دکھائی تھی۔

وہ دونوں انگوٹھیوں کو تھامے ہوئے ان کے پاس آئیں۔

(یہ سب کچھ بہت ہی حسین تھا۔)

انہوں نے جب نینا کی طرف ہاتھ بڑھایا تو اس نے کسی خواب کی سی کیفیت میں اپنا ہاتھ آگے کیا۔انہوں نے مسکراتے ہوئے اس میں انگوٹھی ڈالی۔اسا نگوٹھی پر لگا

چھوٹا سا ڈائمنڈ بالکل روشن تھا ویسے ہی جیسے ادھر موجود تمام لوگوں کے چہرے خوشی سے روشن تھے۔

سرخ ربن کے دوسرے سرے سے بندھا بینڈ انہوں نے براق کی انگلی میں ڈالا۔

(سلطان کا دل خوشی سے کھل اٹھا۔ اسے وہی انگوٹھی پہنائی گئی تھی جو حلیمہ صاحبہ اور احسن صاحب نے اس کے لیے دی تھی۔ حالانکہ جیمرے خاتون براق کے لیے بھی انگوٹھی لائی تھیں لیکن احسن صاحب اور حلیمہ صاحبہ کی وجہ سے انہوں نے اسے وہ انگوٹھی نہیں پہنائی۔)

اس کے بعد انہوں نے ٹرے سے ایک چھوٹی سفید رنگ کی قینچی نکالی اور اس کے ذریعے اس سرخ ربن کو درمیان میں سے کاٹ دیا۔

www.novelsclubb.com

(یہ صرف ایک منگنی نہیں تھی، یہ تو ایک وعدہ تھا!

یہ ہم آہنگی میں دھڑکنے والے دو دلوں کی سمفنی تھی۔)

(یہ خوابوں کو آپس میں جوڑنے!

مشترکہ امنگوں

اور

پائیدار محبت کا

شاہکار بنانے کا فن تھا۔)

وہ سرخ ربن ان کی انگلیوں کے ساتھ لہراتا رہا۔

سلطان اور سلطانہ کی نظریں اس پوری تقریب میں ایک دوسرے سے نہیں ملیں۔

بس ایک مسکراہٹ تھی جو سب کچھ کہہ رہی تھی۔

نینا منگنی کی اس رسم کے کچھ ہی لمحے بعد لونگ روم سے نکل کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ لوگ منگنی کی اس تقریب کے کچھ ہی دیر بعد چلے گئے تھے۔

ان کی شادی دو مہینے بعد رکھی گئی تھی۔اگرچہ یہ کافی جلدی تھا لیکن براق کو چونکہ چھٹی ملنا آسان نہ تھا اسی لیے انہوں نے شادی کی تاریخ جلدی رکھی۔

یہ شادی واقعی ایک انوکھی شادی ہونے جارہی تھی۔

مہندی اور نکاح پاکستان میں اور رخصتی ترکی/ترکیے میں۔

اگر کوئی اس بارے میں سن لیتا تو کبھی یقین نہ کرتا لیکن اب تو لوگ یہ دیکھنے جارہے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

نینا احسن صاحب کے ساتھ ڈرائنگ روم میں بیٹھی تھی۔وہاں ان دونوں کی باتوں کی آواز ہر طرف لہرا رہی تھی۔

"نینا جانتی ہو میں نے براق کی آنکھوں میں تمہارے لیے بہت محبت دیکھی۔"

انہوں نے کہا تو نینا نے مسکراتے ہوئے اپنی نظریں جھکا لیں۔

"لیکن اس کی آنکھوں یں تمہارے لیے محبت سے زیادہ جانتی ہو کیا ہے؟"

انہوں نے کہا تو نینا نے نظریں اٹھا کر سوالیہ نگاہوں سے انہیں دیکھا۔

"کیا؟"

اس نے پوچھا۔

"احترام۔"

انہوں نے جواب دیا۔ یہ سن کر نینا کی آنکھوں میں ایک خاص چمک آ گئی۔

"جس رشتے میں احترام محبت پر غالب آ جائے، اس رشتے کو کامیاب ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا۔"

انہوں نے مزید کہا تو نینا سر جھکا کر احترام سے ان کی باتیں سننے لگی۔

"لیکن جس رشتے میں احترام نہ ہو اس کا مقدر صرف اور صرف تباہی ہوتا ہے۔"

چند لمحے بعد انہوں نے سنجیدگی سے کہا۔

"بابا! ہر رشتے میں محبت زیادہ ضروری ہوتی ہے یا احترام؟"

اس نے ان کی بات سننے کے بعد پوچھا۔

"احترام۔"

انہوں نے جواب دیا۔

"کسی بھی شخص کے لیے ایسے شخص کے ساتھ زندگی گزارنا بہت مشکل ہو جاتا ہے جو اس سے محبت تو کرتا ہو لیکن اس کی عزت نہ کرے اور اسے ذلیل کرے۔"

وہ کہہ رہے تھے تو نینا انہیں خاموشی سے سنے جا رہی تھی۔

"جی آپ نے صحیح کہا۔ مجھے ایسا لگتا ہے کہ جس رشتے میں انسان کو احترام نہ ملے وہاں محبت کے جذبات کا موجود ہونا ناممکن ہے۔ کیونکہ محبت احترام پر انحصار کرتی ہے۔ احترام نہ رہے تو محبت بھی نہیں رہتی۔"

اس نے چند لمحے بعد کچھ سوچتے ہوئے کہا تو حسن صاحب نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"بابا! میں چاہتی ہوں کہ یہ شادی سادگی سے ہو۔امی اتنا زیادہ انتظام کر رہی ہیں کہ۔۔"

اس نے کہا تو احسن صاحب نے اس کی بات کاٹ دی۔

"نینا! میں انہیں نہیں روک سکتا۔یہ ان کے ارمان ہیں،ان کی خواہش ہے۔وہ یہ سب اپنی خوشی سے کر رہی ہیں۔اس لیے انہیں کرنے دو۔"

اس نے ان کی بات مان لی۔وہ ان سے بحث نہیں کرنا چاہتی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دو مہینے بعد۔

رات کے مخملی اندھیرے میں لان بہت ہی پر سکون لگ رہا تھا۔پھولوں اور پتوں کی رنگت کی جگہ اب سرمئی اور چاندی کی رنگین لہروں نے لے لی،جو چاند کی روشنی سے چمک رہے تھے۔

گھاس جو کبھی ہری بھری تھی وہ وہ سیاہ سائے میں کھو سی گئی تھی۔ شبنم کے قطرے پتوں پر ستاروں اور چاند کی روشنی کی وجہ سے کھل کر روشن ہو رہے تھے جس سے ماحول کافی پر سکون اور آرام دہ محسوس ہو رہا تھا۔

وہ تینوں لان میں کرسیوں پر بیٹھے آپس میں بات چیت کر رہے تھے۔ان کی باتیں بھی بہت پر سکون سی تھیں۔

"نینا! ویسے تو ہمیں یہ معلوم ہے کہ تم بہت سمجھدار ہو لیکن پھر بھی ہم تم سے کچھ باتیں کہنا چاہیں گے جو کہ ہمارا فرض ہے۔"

احسن صاحب نے ہلکا سا مسکرا کر ابرو اچکاتے ہوئے کہا۔

"امی اور بابا! میں چاہے کچھ بھی بن جاؤں، رہوں گی تو میں آپ ہی کی بیٹی۔ آپ مجھ سے زیادہ باتوں کو اچھے سے سمجھتے ہیں اور جانتے ہیں۔اس لیے یہ سب کہہ کر آپ مجھے شرمندہ نہ کریں۔"

اس نے نرمی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"چلو یہ تو تم اب ہمارا دل رکھنے کے لیے کہہ رہی ہو۔"

احسن صاحب نے کہا تو حلیمہ صاحبہ بھی ہنس پڑیں۔

"بابا! آپ بھی نا بس۔"

اس نے سر جھٹکتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"اچھا اب ان باتوں کو چھوڑو۔"

احسن صاحب نے کہا۔

"دیکھو بیٹا! ہم ان ماں باپ میں سے نہیں ہیں جو اپنی بیٹیوں کی شادی کرتے وقت ان سے کہتے ہیں کہ اب تمہارے گھر سے تمہاری لاش ہی باہر آنی چاہیئے۔"

www.novelsclubb.com

وہ کہہ رہے تھے تو حلیمہ صاحبہ بھی ساتھ ساتھ اثبات میں سر ہلا رہی تھیں۔

"ہم تم سے یہی کہیں گیں کہ جہاں تمہیں لگے کہ تمہارے ساتھ ظلم کیا جارہا ہے تو اس پر خاموش نہ رہنا کیونکہ ظلم پر خاموش رہنا بھی ظلم ہے۔اللہ کو ظالم انسان نہیں پسند۔"

یہ سنتے ہوئے نینا کا دل کھل اٹھا۔اسے بہت خوشی ہورہی تھی کہ اس کے ماں باپ ان لوگوں جیسے نہیں ہیں جو بیٹیوں کو ظلم برداشت کرنے کا کہتے ہیں، وہ اپنے آپ کو اس وقت بہت خوش نصیب محسوس کررہی تھی۔

"تم اپنے حق کے لیے آواز اٹھانا اور یہ یاد رکھنا کہ تمہارے ماں باپ ہمیشہ تمہارے ساتھ کھڑے ہیں۔"

احسن صاحب نے پر اعتماد انداز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"اس کے علاوہ یہ کہ۔۔نینا!۔۔تم نے اپنے تمام فرائض اچھے سے انجام دینے ہیں۔کسی کی چھوٹی موٹی بات کو دل سے لگانے کی بجائے معاف کردینا اور کوشش کرنا کہ بات بڑھے نہ۔"

انہوں نے مزید کہا۔

"اور ایک سب سے اہم بات۔"

انہوں نے اب کی بار کچھ سنجیدگی سے کہا۔

"جی؟"

نینا نے انہیں سوالیہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"میاں بیوی کے معاملات آپس میں ہی حل ہو جانے چاہیے۔بہت بڑی کوئی بات ہو اور معاملہ کچھ زیادہ ہی سنگین ہو تو تب کسی بڑے کو بیچ میں لانا چاہیئے لیکن زیادہ تر آپ کو یہ ہی کوشش کرنی چاہیئے کے چھوٹے چھوٹے معاملات آپس میں ہی سلجھالو۔"

www.novelsclubb.com

"کیونکہ جب کوئی تیسرا آپ کے معاملات میں مداخلت کرنے لگ جاتا ہے تو یاد رکھنا آپ کا رشتہ خطرے میں پڑ جاتا ہے۔"

ان کی باتیں نینا کو بہت پر سکون محسوس ہو رہی تھیں۔ وہ ان سب باتوں سے واقف تھی لیکن پھر بھی وہ انہیں خاموشی سے اور احترام سے سن رہی تھی۔

"میاں بیوی کے درمیان ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ کبھی بحث یا ناراضگی نہ ہو۔ مگر ان حالات میں بھی آپ نے ایک دوسرے کا احترام نہیں چھوڑنا۔"

اب کی بار حلیمہ صاحبہ نے کہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اس خوبصورت او سادگی سے سجے ہوئے بیڈروم میں ہلکی ہوا کا جھونکا کھڑکی سے آتا ہوا سکون کی سرگوشیوں کے ساتھ رقص کر رہا تھا۔ رات کی تاریکی ہر سو پھیلی تھی لیکن اس میں ٹھنڈی ہوا کی لہریں بھی رقص کر رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

وہ بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھی تھیں اور براق ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ انہوں نے صرف دو دن بعد ہی پاکستان کے لیے روانہ ہو جانا تھا۔

"براق! تم جانتے ہو نا! اب تم ایک نئے رشتے میں بندھنے جا رہے ہو۔"

جیمرے خاتون نے اسے نرمی سے دیکھتے ہوئے کہا تو براق نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

"جب میں تمہارے بابا کی زندگی میں آئی تھی تو مجھے آج بھی یاد ہے کہ میں بہت زیادہ گھبرائی ہوئی تھی۔اور صرف میں ہی نہیں وہ بھی۔"

انہوں نے اپنی یادوں میں کھوئے ہوئے کہا۔

"ہم دونوں کو شروع شروع میں اس بات کا خوف رہتا تھا کہ کہیں ہم اس تعلق کو خراب نہ کر دیں۔ہماری شروعات میں آپس میں کئی بار بحث بھی ہوئی اور کئی بار ناراضگی بھی رہی۔"

وہ بتا رہی تھی تو براق انہیں خاموشی سے سن رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"لیکن پھر وقت کے ساتھ ساتھ سب کچھ ٹھیک ہو گیا۔جانتے ہو میں نے میاں بیوی کے رشتے سے بہت کچھ سیکھا ہے۔"

انہوں نے کہا تو براق نے اثبات میں سر ہلا یا۔

"اس لیے میں آج تمہیں کچھ نصیحتیں کروں گی جن کے مطابق عمل کرنا تمہاری زندگی میں خوشحالی لائے گا۔ اگر تمہارے بابا زندہ ہوتے تو وہ تمہیں یہ سب بتاتے۔ لیکن وہ نہیں ہیں تو کیا ہوا، میں تو ہوں نا۔"

انہوں نے کہا تو ان کی آنکھوں میں نمی کی ایک لہر اتر آئی۔

"تم جانتے ہو میاں بیوی کے رشتے کو کون سی چیز کمزور کرتی ہے؟"

انہوں نے پوچھا تو براق نے انہوں سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

"شک۔"

جیمرے خاتون نے اپنے سوال کا خود ہی جواب دیا۔

"کبھی بھی شک کو اپنے رشتے کے درمیان نہ آنے دینا۔"

انہوں نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"کچھ لوگ کہتے ہیں کہ شوہر کا شک کرنا تباہی ہے اور بیوی کا شک کرنا بالکل عام سی بات ہے۔ لیکن جانتے ہو یہ لوگ غلط کہتے ہیں۔"

"کیونکہ شک نام ہی تباہی کا ہے پھر چاہے وہ شوہر کرے یا بیوی، اس کا مقدر تباہی ہی ہوتا ہے۔"

"اس لیے براق! کبھی بھی نینا پر شک مت کرنا۔ اگر اس سے یہ غلطی ہو جائے تو اسے پیار سے سمجھانا۔"

انہوں نے یہ کہتے ہوئے براق کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرا۔

"اس کے ساتھ کبھی ناانصافی نہ کرنا اور نہ ہی کبھی اس کا دل دکھانا۔ وہ تمہارے لیے اپنا گھر چھوڑ کر آ رہی ہے، اس کی قدر کرنا۔"

انہوں نے اب کی بار کچھ سنجیدگی سے کہا۔ ان کی آنکھوں میں نمی ابھی تک قائم تھی۔

www.novelsclubb.com

"خود سوچو جس گھر میں آپ اپنا بچپن گزارتے ہیں، جن لوگوں کے ساتھ آپ نے اتنا وقت گزارا ہوتا ہے انہیں صرف ایک شخص کے لیے چھوڑ دینا بہت بڑی قربانی ہوتی ہے جسے زیادہ تر لوگ بالکل اہمیت نہیں دیتے۔"

انہوں نے کہا تو براق نے ان کی بات سے اتفاق کیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ابھی تم جس گھر میں جا رہی ہو اس کے مالی حالات ماشاءاللہ سے کافی اچھے ہیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ اس گھر کو مزید نوازے۔"

"لیکن بیٹا! حالات ہمیشہ ایک جیسے نہیں رہتے۔ اللہ نہ کرے کہ کبھی کوئی مشکل آئے تو اس پر ناشکری کر کے اپنے گھر کا سکون خراب مت کرنا۔"

www.novelsclubb.com

حلیمہ صاحبہ نے نینا سے کہا۔

"یاد رکھنا! روٹی کا ذائقہ آپ کو روٹی کھانے کے کچھ ہی دیر بعد بھول بھی جاتا ہے لیکن "رویے" کبھی نہیں بھولتے۔"

احسن صاحب نے ان کی بات مکمل کی۔

" کبھی بھی اپنا رویہ مت خراب کرنا۔"

انہوں نے مزید کہا تو نینا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"اس کے علاوہ کبھی بھی نینا کو خود سے خوف نہ کھانے دینا۔"

اس بات کو سن کر براق کچھ سمجھ نہ سکا۔

"کیا مطلب؟"

اس نے فوراً پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"مطلب یہ کہ اس کے اوپر اپنا رعب اتنا مت ڈالنا کہ وہ تم سے خوف کھانے لگے۔

وہ تم سے اپنی بات کھل کر نہ کہہ سکے۔"

"اپنا ماحول فرینک رکھنا۔"

انہوں نے اس کو نرمی اور پیار بھرے لہجے میں کہا۔

"ہر رشتے میں اسپیس بھی ضروری ہوتی ہے۔ جس رشتے میں ایک دوسرے کو اسپیس نہیں دی جاتی نا اس میں آپ کا دم گھٹنے لگ جاتا ہے۔"

"اسپیس ہر رشتے کو کامیاب کرتی ہے۔"

انہوں نے مسکراتے ہوئے اپنی بات کا اختتام کیا۔اس کے بعد انہوں نے پیار سے براق کے ماتھے کو چوما۔

"میری یہ نصیحتیں یاد رکھنا براق!۔"

انہوں نے نرمی سے کہا۔

"آپ فکر مت کریں آنے!۔میں آپ کی کوئی نصیحت کبھی نہیں بھولوں گا۔"

اس نے پر اعتماد انداز میں کہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تاریخ تھی 18 مئی، 2022۔

اسلام آباد کے نرم، ابر آلود آسمان کے نیچے فیصل مسجد گہرے پہاڑوں کے پس منظر میں کافی دل کش لگ رہی تھی۔ ارد گرد خوشحالی کی فضا قائم تھی۔ آسمان سرمئی اور سفید لہروں سے رنگا ہوا تھا۔ چلتی ہوئی ہوا کی رفتار نہ زیادہ تیز تھی اور نہ ہی زیادہ ہلکی، بس یوں کہہ لو کہ وہ کافی پرسکون تھی۔ اس میں موجود نم زمین اور درختوں کے پتوں کی خوشبو اسے مزید پرسکون بنا رہی تھی۔

(دو روحوں کا مقدس ملاپ ہونے جا رہا تھا۔)

شاہ فیصل مسجد کا سفید رنگ آج آسمان کے رنگ کے بالکل خلاف تھا۔ اس کے مینار آسمان کو چھوتے ہوئے گہرے بادلوں میں کھو چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

(کچھ ہی دیر بعد وہاں دو دلوں اور روحوں کے خواب اور خواہشات یکجا ہونے کی کہانی لکھنے والے تھے۔)

سلطان اور سلطانہ کے ہمیشہ کے لیے ایک ہونے کا دن آ چکا تھا۔

(وہاں ایک دوسرے پر اعتماد کی پناہ گاہ قائم ہونے والی تھی۔)

گاڑی رکی تو وہ اسے سب اس میں سے آہستگی سے باہر نکلیں۔ سب کی آنکھوں میں آج ایک خاص چمک اور خوشی تھی۔

(ایک وعدہ پورا ہونے جا رہا تھا۔)

وہ سرخ رنگ کے لباس میں موجود تھی۔

(وہ باریک بینی کے ساتھ تیار کیا گیا ایک سرخ رنگ کا روشن لباس تھا، جس میں پیچیدہ کڑھائی اور چمکتی ہوئے سیکوئنز مزین تھے۔اس لباس کی گہری سرخ رنگت محبت، خوشحالی اور ایک نئے باب کی شروعات کی علامت تھی۔اس کے ساتھ ساتھ یہ لباس وابستگی کے سفر کو بھی ظاہر کر رہا تھا۔اس لباس پر اوڑھے سنہرے نفیس، خوبصورت اور نازک زیورات سلطانہ کی شاہی شان و شوکت کو ظاہر کر رہے تھے۔)

وہ اسے لے کر شاہ فیصل مسجد میں داخل ہوئے۔

(اس نے اپنے بالوں کو سرخ رنگ کے سکارف سے ڈھکا ہوا تھا۔اس سکارف کا رنگ اس کے لباس سے کافی گہرا تھا۔اس سکارف پر کسی قسم کے نقش و نگار نہیں بنے تھے۔وہ بالکل سادہ تھا لیکن انتہائی نفیس اور خوبصورت بھی!۔)

شاہ فیصل مسجد میں داخل ہونے کے بعد وہ اب اسے بالائی منزل پر لے کر جا رہے تھے۔

(اس سکارف کے اوپر اس نے ایک لمبا سرخ رنگ کا دوپٹہ اوڑھا ہوا تھا جس کا رنگ اتنا ہی گہرا اور پر جوش تھا جتنا اس کے لباس کا۔اس دوپٹے کے ارد گرد سنہرے رنگ کے موتی سجے ہوئے تھے جو کہ خوب روشن ہو رہے تھے۔)

www.novelsclubb.com

سیڑھیاں سرخ نفیس اور خوبصورت قالین سے ڈھکی ہوئی تھیں۔اس کے ساتھ کافی لوگ موجود تھے جس میں اس کے ماں باپ، رشتہ دار اور دوست سب شامل تھے۔

(وہ دونوں زندگی کے طوفانوں کا ایک ساتھ مقابلہ کرنے کے لیے ایک ہونے والے تھے۔)

احسن صاحب اور علی اور ان کے ساتھ ساتھ جتنے مرد حضرات تھے وہ بالائی منزل پر نہیں گئے کیونکہ بالائی منزل عورتوں کے لیے تھی جب کہ اس سے نیچے والی منزل مرد حضرات کے لیے تھی۔

(ہر طرف ایک منفرد جوہر قائم تھا۔)

وہ اسے لے کر بالائی منزل تک پہنچ گئے۔

(بالائی حصے کا اندرونی حصہ ایک شاندار فن تعمیر کا منہ بولتا ثبوت تھا۔اس میں ہر جانب ایک خاص روحانی سکون پھیلا تھا۔اس حصہ کو ایک حسین و جمیل فانوس سے سجایا گیا تھا۔سنگ مرمر کے بلند و بالا ستون آسمان کو چھو رہے تھے،ان کے پیچیدہ نقش و نگار لازوال فن کاری کی داستانیں سنا رہے تھے۔اور ابھی اس مسجد میں ایک اور داستان لکھی جانے والی تھی۔

سلطان اور سلطانہ کے ایک ہونے کی داستان !۔)

سیڑھیوں سے نیچے والی منزل مرد حضرات کے لیے تھی۔

(بس کچھ ہی لمحے رہ گئے تھے سلطانہ اور سلطان کے ایک ہونے میں۔)

وہاں وہ سب موجود تھے۔

(کچھ ہی لمحے بعد ان دونوں کو کوئی جدا نہیں کر سکتا تھا۔)

براق سے سب ہنسی خوشی مل رہے تھے۔اس کے ساتھ زیادہ لوگ نہیں آئے تھے کیونکہ ان سب نے نینا کا استقبال استنبول میں کرنا تھا۔ جیمرے خاتون کے ساتھ ویسے ان کی چند سہیلیاں آئی تھیں اور اسی کے ساتھ میر آئے کی بھی کچھ دوستیں آئی تھیں۔ایمرے چچا بھی وہاں موجود تھے۔آخر وہ براق کے چچا تھے،اب کا اس اہم وقت میں ان کے ساتھ ہونا ضروری تھا بلکہ یہ تو ان کا فرض بھی تھا۔

(وہ کچھ ہی لمحے بعد اپنی فتح کی خوشی منانے والا تھا۔)

براق کے چہرے پر آج خوشی اور فتح کے تاثرات خوب واضح تھے۔

(وہ سیاہ رنگ کے شروانی سوٹ میں ملبوس تھا۔وہ سیاہ رنگ رات کے گہرے رنگوں کی عکاسی کر رہا تھا۔سنہری کڑھائی سے مزین وہ سیاہ شیروانی روشنیوں کی نرم چمک کے نیچے جھلک رہی تھی۔اب اسے تو پاکستان کے کلچر کے بارے میں علم نہیں تھا تو یہ شروانی اس نے احسن صاحب کے ساتھ جا کر لی تھی۔شاید ایسا کبھی کسی نے نہیں سنا تھا کہ دلہن کا باپ دلہے کو جا کر بتائے کہ اسے شادی پر کیا پہننا ہے، مگر یہ شادی تھی بھی تو سلطان اور سلطانہ کی جس میں ہر کام انوکھا ہی ہونا تھا۔

اس پر وہ شروانی اس قدر سج رہی تھی کہ اسے ہر کوئی دیکھ کر یہ ہی کہتا کہ وہ لباس اسی کے لیے بنا ہے۔

www.novelsclubb.com

لیکن اسے کسی اور سے کچھ نہیں سننا تھا۔اسے تو بس ایک ہی شخص سے سب کچھ سننا تھا!

پھر چاہے وہ اس کے حق میں کہے یا نہ کہے!

اسے بس اس کی آواز سننی تھی۔)

اب وہ اہم مرحلہ آچکا تھا۔

(ایک نئی شروعات کا آغاز ہو چکا تھا جو پھول کی نازک پنکھڑیوں کی طرح کھل رہا تھا، جو اس پاکیزہ بندھن کی خوبصورتی کو ظاہر کر رہا تھا۔)

ایجاب و قبول کا مرحلہ مکمل ہو گیا۔

(پاک سرزمین کی سلطانہ سلطانوں کے وطن کے سلطان کی سلطانہ بن چکی تھی۔)

(دو اجنبی روحیں ایک گہرے تعلق میں آپس میں جڑ گئی تھیں۔)

(ان کے خواب، خواہشات اور وعدے اب ایک ہو چکے تھے۔)

وہ دونوں نکاح کے بندھن میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ گئے تھے۔

(انہیں اب کوئی بھی شخص چاہ کر بھی الگ نہیں کر سکتا تھا۔)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دو دن بعد۔

ترکی۔

استنبول۔

آج اس کی رخصتی تھی۔ لیکن اس کا دل آج کافی اداس تھا۔ اپنے گھر کو چھوڑ دینے کی اداسی تو ہوتی ہی ہے لیکن اس کی اداسی کی صرف ایک یہ وجہ نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ اداس تھی کیونکہ

جب سے ان کا نکاح ہوا تھا براق نے اس سے ایک بار بھی بات نہ کی۔ وہ دونوں آپس میں ملے بھی تھے، لیکن سلطان نے اپنی سلطانہ سے ایک لفظ بھی نہ کہا۔اس کی خاموشی اسے اندر ہی اندر کھائے جا رہی تھی۔

"کیا میں نے کوئی غلط فیصلہ تو نہیں کر لیا؟"

یہ خیال اس کے دل اور دماغ میں بار بار لہرا رہا تھا۔وہ بار بار اپنے آپ کو تسلیاں دیتی کہ ایسا کچھ نہیں ہے لیکن پھر بھی اس کا دل بے چین رہتا۔

"آخر براق کو ہوا کیا ہے؟ کیا وہ مجھ سے ناراض ہے؟ لیکن کیوں؟"

اسے کچھ سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔

وہ پارلر میں موجود تھی اور اب بیوٹیشن اس کا میک اپ کر کے اس کا سکارف سیٹ کر رہی تھیں۔

(وہ ایک سفید رنگ کے ویڈنگ گاؤن میں ملبوس تھی جو کسی پریوں کے شاہکار سے ہم نہیں تھا۔اس ایتھریل وائٹ کلر نے اسے حقیقی طور پر ایک پری میں بدل

دیا تھا۔وہ گاؤن اس کے قدموں تک لہرا رہا تھا۔اس گاؤن کی بیلٹ سفید چمکتے ہوئے موتیوں سے بنی تھی۔)

بیوٹیشن اس کا سکارف سیٹ کر چکی تھی۔

(اس کا سکارف بھی سفید رنگ کا ہی تھا،جو کہ اس کے لباس کی نسبت سادہ تھا۔)

وہ آج حسن کا شاہکار بن گئی تھی۔

(اس کے گلابی ہونٹوں پر لگی گلابی لپ اسٹیک اور آئی لائنز اور کاجل سے لبریز آنکھیں اس کے حسن کی صاف گواہی دیتیں۔اس کا میک اپ ڈارک نہیں تھا۔وہ لائٹ میک اپ ہی پسند کرتی تھی۔)

بیوٹیشن نے حلیمہ صاحبہ اور اریحہ کو اب اندر کمرے میں بلا لیا جہاں وہ نینا کو تیار کر رہی تھی۔

نینا اس آرام دہ صوفے سے اٹھی۔وہ ایک سفید رنگ کی ہائی ہیلز میں ملبوس تھی۔

"ماشاءاللہ ! ماشاءاللہ ! تم بہت پیاری لگ رہی ہو۔اللہ تمہیں نظر بد سے بچائے۔"

یہ کہتے ہوئے حلیمہ صاحبہ نے اسے پیار سے گلے لگا لیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Conrad Istanbul Bosphorus.

(کونراد استنبول باسفورس ایک پر تعیش ہوٹل ہے جو ترکیے میں استنبول کے قلب میں واقع ہے۔یہ تاریخی شہر کے اسکائی لائن کے خوبصورت مناظر پیش کرنے کے ساتھ ساتھ باسفورس کے پر فتن نظاروں کی بھی عکاسی کرتا ہے۔اس کو زیادہ تر لوگ شادی بیاہ کے فنکشنز کے لیے استعمال کرتے ہیں۔)

براق اور اس کے ساتھ باقی مہمان بھی وہاں پہنچ چکے تھے۔

(وہاں سرخ قالین کے ساتھ خوشبودار پھول ہر جانب سجے تھے۔فانوس اور فیری لائٹس کی چمک ہر سو پھیلی تھی۔شاندار آئس برگ (سفید گلاب) کی سجاوٹ بشمول سینٹر پیسز ماحول کو کافی تازگی فراہم کر رہے تھے۔)

احسن صاحب اور علی بھی وہاں پہنچ چکے تھے،اب بس نینا کو لے کر حلیمہ صاحبہ اور اریحہ نے آنا تھا۔اس فنکشن کا سارا خرچہ براق نے کیا تھا۔وہ تو نکاح کا بھی خرچہ اپنے سر ہی لینا چاہتا تھا لیکن احسن صاحب نے اسے سختی سے منع کر دیا۔ان کے منع کرنے کی وجہ سے وہ ایسا نہ کر سکا۔

اس کے علاوہ ان سے کسی قسم کا بھی جہیز نہیں لیا گیا۔

وہ گرومز روم میں تھا۔

(وہ سیاہ رنگ کے پینٹ کوٹ میں ملبوس تھا۔وہ سیاہ کوٹ اس نے سفید رنگ کی شرٹ کے اوپر زیب تن کیا ہوا تھا۔اس کے ساتھ اس نے اس کے ساتھ ایک سیاہ سلک بو لگائی ہوئی تھی۔اس کے اس لباس میں اس کی شخصیت کی چمک شامل ہو چکی تھی۔)

www.novelsclubb.com

اس نے اپنے سامنے موجود سرمئی رنگ کی نفیس سنگھار میز کے اوپر سے پرفیوم اٹھا کر اسے نفاست سے اپنے اوپر چھڑکا۔

(اس نے اپنے دائیں ہاتھ پر ایک بھاری سیاہ رنگ کی خوبصورت اور قیمتی گھڑی پہنی ہوئی تھی۔)

اچانک اس کمرے کا دروازہ کھلا۔ براق نے دروازے کی جانب مڑ کر دیکھا۔

(اس نے دروازے کا کمرہ کھلا اسی لیے رکھا تھا کیونکہ میر آئے اور جیمرے خاتون وہاں پر بار بار آتیں۔ لیکن اب جو وہاں آیا تھا اس کی امید اسے بالکل نہ تھی۔)

وہ کمرے میں داخل ہوئی تو اس نے دروازے کو ہلکا سا بند کر دیا۔

(اس کے اسٹریکنگ والے بال آج ایک بن میں بندھے تھے جس کی ایک گھنگریلی سی لٹ اس کی ٹھوری کو چھو رہی تھی۔ وہ بغیر آستینوں والے ہلکے جامنی رنگ کے فراک میں ملبوس تھی۔)

www.novelsclubb.com

وہ ہاتھ باندھے اسے دیکھ رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں آج اس کے لیے صرف اور صرف طیش تھا۔

"بہت مبارک ہو تمہیں براق !۔"

اس نے چند لمحے بعد اسے دیکھتے ہوئے کہا تو براق ہلکا سا مسکرا دیا۔

"شکریہ۔"

وہ یہ کہتا ہوا سنگھار میز کی جانب پلٹا اور اپنے کوٹ کے ساتھ پہنی سیاہ بو کو دیکھتے ہوئے اسے چند لمحے بعد ہلکا سا چھو کر نفاست سے سیٹ کیا۔اسے بے ترتیبی نہیں پسند تھی، یہ اس کی فطرت تھی۔

"مجھے بہت حیرت ہوئی۔"

نازلی نے اب کی بار ابرو اچکاتے ہوئے کہا۔

"حیرت؟ کیوں؟"

www.novelsclubb.com

براق نے اس کی جانب پلٹے بغیر بے نیازی سے پوچھا۔

"تمہیں اس لڑکی میں کیا دکھا؟"

اس نے فوراً کہا تو براق ہلکا سا مسکرا دیا۔

"وہ ہی جو تم میں اور دنیا کی کسی اور لڑکی میں نہیں دکھا۔"

اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔اس کی مسکراہٹ اس کے الفاظ سے زیادہ نازلی کو چب رہی تھی۔

"آخر ایسا ہے کیا اس نینا میں؟"

وہ کچھ قدم اس کے قریب آتے ہوئے کہنے لگی۔

"کہانا وہی جو تم میں اور کسی اور لڑکی میں نہیں ہے۔"

اب کی بار براق نے فوراًنا گواری سے کہا۔نازلی سے یہ بات برداشت نہ ہو سکی۔ اس کی آنکھیں سرخ ہونے لگیں۔

www.novelsclubb.com

"تم پچھتاؤ گے براق۔"

اس نے سرخ ہوتی نگاہوں سے براق کو دیکھتے ہوئے کہا تو براق اس کی جانب پلٹا۔

"میں اپنے فیصلوں پر کبھی نہیں پچھتایا اور نہ پچھتاؤں گا۔"

براق نے سنجیدگی سے جواب دیا تو نازلی کی آنکھیں مزید سرخ ہونے لگیں۔اس کے تنے ہوئے اعصاب بھی براق کی اس بات سے مزید تنے۔

"البتہ تم اب پچھتا رہی ہو۔"

براق نے چند لمحے بعد مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں ؟اور وہ کیوں ؟"

اس نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"اپنے الفاظ پر کیونکہ تم نے یہ سب مجھے تکلیف پہنچانے کے لیے کہا تھا لیکن چچ ! اب ان الفاظ پر تمہیں خود تکلیف پہنچ رہی ہے۔"

اس نے سرد مہری سے کہا تو نازلی کے دل میں اس کے الفاظ خنجر کی طرح جا لگے۔

"تمہیں لگ رہا ہے کہ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔"

اس نے کہا تو وہ مسکرا دیا۔

"ایوت! کیونکہ میں ہمیشہ صحیح کہتا ہوں۔"

اس نے پر اعتماد انداز میں کہا۔

"اور کچھ؟"

نازلی کے چند لمحے اسے خاموشی سے طیش کی نگاہوں سے گھورنے کے بعد اس نے سرد مہری سے پوچھا۔

"گو ٹو ہیل۔"

نازلی نے اسے طیش کے عالم میں کہا اور پھر وہ پلٹ کر دروازے کی جانب تیز قدم چلتے ہوئے بڑھی۔

www.novelsclubb.com

"یو ٹو۔"

براق نے مسکرا کر کہا تو نازلی ایک لمحے کے لیے رکی، لیکن اس نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔ وہ بس طیش کے عالم میں دروازے تک گئی۔

"نازلی! جاتے جاتے ایک بات کان کھول کر سن لو۔"

براق نے سنجیدگی سے کہا تو وہ رک گئی اور اس نے پلٹ کر براق کی طرف دیکھا۔

"اگر تم نے میری زندگی میں دوبارہ مداخلت کرنے کی کوشش کی تو۔۔"

نازلی نے اس کی بات مکمل نہ ہونے دی۔اس نے اس کا اصول توڑا جس وجہ سے براق کی آنکھیں ہلکی سی سرخ ہو گئیں۔

"تو؟ کیا کرو گے تم؟"

اس نے فوراً طیش بھرے انداز میں کہا۔

"یو ول فیز دا میوزک دین!۔ (You will face the music then!.)"

براق نے مسکرا کر کہا۔نازلی اسے بس دیکھتی رہ گئی۔وہ اپنی مٹھیاں بھینچتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اس کی رخصتی ہو رہی تھی۔

(وہ سلطان کے محل میں جا رہی تھی۔)

ڈانس فلور ترکی کی موسیقی کی پرجوش تال سے زندہ تھا جو قدیم روایتوں کی دھڑکنوں اور جدید رونقوں سے گونج رہا تھا۔اس خوشگوار ماحول کے درمیان براق کے دوست اپنی متعدی توانائی اور پرجوشی کے ساتھ ڈانس فلور پر ترکوں کے رواج کے مطابق رقص کر رہے تھے۔وہ رقص کافی مختلف تھا۔وہ ترکوں کا خاص رقص تھا۔

براق نینا کا ہاتھ تھامے ہوئے اسے آہستگی سے اپنی سیاہ چمکتی ہوئی کار تک لے جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

نینا نے اپنے ہاتھ میں سرخ گلابوں کا ایک بکے پکڑا ہوا تھا جو اسے چند لمحے پہلے براق نے دیا تھا لیکن پھر بھی اس نے اس سے کچھ کہا نہیں تھا۔

(سلطان کا سلطانہ کو اپنے محل میں لے جانے کا خواب اب پورا ہونے والا تھا۔)

ان کے ارد گرد بہت سے لوگ جمع تھے جن میں حلیمہ صاحبہ، احسن صاحب، جیمرے خاتون اور میر آئے وغیرہ سب شامل تھے

لیکن

نینا کو کافی گھبراہٹ محسوس ہو رہی تھی کیونکہ براق نے ابھی تک اس سے کوئی بات نہیں کی تھی۔

اس کے برابر والی فرنٹ سیٹ پر بیٹھی تھی۔اس پورے سفر کے دوران بھی ان کی آپس میں کوئی بات نہ ہوئی۔اس نے نینا کے دل پر بوجھ مزید بڑھا دیا۔اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ چیخ چیخ کر روئے۔وہ بس اس پورے سفر میں کھڑکی سے باہر رات کے مخملی کے اندھیرے کو خاموشی سے دیکھتی رہی صرف اس امید کے ساتھ کہ سلطان اسے پکارے گا

لیکن

ایسا کچھ نہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

استنبول میں رات ابھی تک اپنے مخملی پردے بچھائے ہوئے تھی۔

(سلطانہ سلطان کے محل میں پہنچ چکی تھی۔)

چاند آسمان پر ایک موتی کی مانند چمک رہا تھا جس کی چمک آسمان پر ایک حسین اور پر فتن منظر قائم کر رہا تھا۔

(سلطان کا کمرہ آج ایک بے مثال شان و شوکت کا منظر پیش کر رہا تھا۔ جسے دیکھ کر صرف ایک ہی بات ذہن میں آتی "حسین اور وسیع بیڈروم۔" لیکن آج سے یہ کمرہ صرف سلطان کا نہیں تھا۔)

(اس وسیع اور خوبصورت کمرے کی سنہری دیواروں کو سفید اور سنہرے پھولوں کے پیچیدہ ڈیزائنز سے مزین کیا گیا تھا جو روشنی میں خوب چمکتے۔)

دروازہ کھلنے کی آواز نے سلطانہ کے دل کی دھڑکنیں تیز کر دیں۔

(گلاب کے پھولوں کی مہک سلطان اور سلطانہ کے کمرے میں پھیلنے کے ساتھ ساتھ ان کے دل میں بھی اپنا انمٹ نشان چھوڑ رہی تھی۔)

وہ کمرے میں داخل ہوا۔ اپنا سیاہ کوٹ ہاتھ میں لیے وہ سفید شرٹ اور سیاہ پینٹ میں ملبوس تھا۔

کمرے کا دروازہ بند کرتے ہی وہ بیڈ کے قریب بڑھا۔

(اس کمرے میں ایک خوبصورت جیٹ بلیک قالین بچھا ہوا تھا جس کو اس کے قدم آہستگی سے چھو رہے تھے۔ یہ قالین آواز کو جذب کرتے ہوئے کمرے میں سکون اور آرام کی لہریں پہنچا رہا تھا۔)

اس کے چہرے پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ اس کی نیلی آنکھوں کی چمک اگر آج کوئی بھی شخص دیکھ لیتا تو وہ ضرور حیران رہ جاتا۔

www.novelsclubb.com

(کمرے کے بیچ میں ایک شاندار سنہرا بیڈ موجود تھا جس کا سنہرا رنگ دیواروں کے سنہرے رنگ سے ہلکا تھا۔اس کا بستر ریشم کی مانند تھا جس پر نینا اپنا سفید گاؤن گولائی میں پھیلائے سر جھکائے بیٹھی تھی۔

اوراس بیڈ پر سجائے مخملی تکیے بھی اس بستر کی خوبصورتی اور سکون میں اضافہ کر رہے تھے۔بیڈ کے آخر پر ایک سفید رنگ کی چادر پھیلی ہوئی تھی جس پر گہرے سنہرے رنگ کے پھولوں کے ڈیزائنز بنے تھے۔)

وہ بیڈ پر آہستگی سے بیٹھا۔

(کمرے کا فرنیچر بھی سلطان کے محل کی ہر شے کی طرح عالیشان تھا۔ایک خوبصورت آرائشی سنہرے رنگ کا شیشہ ایک دیوار کے ساتھ رکھا تھا۔کمرے کی مخالف سمت میں ایک آرام دہ بیٹھنے کی جگہ تھی جس میں سیاہ اور سنہرے رنگ کی کرسیاں ایک کافی ٹیبل کے ساتھ نفاست سے رکھی گئی تھیں۔)

(رات کی خاموشی نے سلطان اور سلطانہ کو سکون بخش سمفنی فراہم کی۔)

www.novelsclubb.com

وہ چند لمحے اسے گہری نظروں سے دیکھتا رہا۔

(ان کی خاموشی ابھی تک قائم تھی۔ لیکن کون جانے کہ خاموشی کی بھی ایک آواز ہوتی ہے جو صرف چاہنے والے ہی سننے کے ساتھ ساتھ محسوس بھی کر دسکتے ہیں۔)

"کیسی ہو؟"

براق نے نرم لہجے میں پوچھا۔

یہ سنتے ہی نینا یقین نہ کر سکی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات صاف واضح تھے۔ اس کے الفاظ یقیناً تب اسے حیرت میں مبتلا نہ کرتے اگر یہ ترکیے (ترک زبان) میں کہے گئے ہوتے۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو اردو؟"

نینا نے بے ساختہ کہا۔

"اتنا حیران مت ہو۔ابھی ایسی بہت سی باتیں ہیں جو تم میرے بارے میں نہیں جانتی۔اور جب جانو گی تو مزید حیران ہو گی۔"

براق نے اس کے تھوڑا قریب ہوتے ہی مسکرا کر کہا۔

(نینا کو ایک بات تو سمجھ آ گئی!

وہ یہ کہ

براق اس سے اس لیے اتنی دیر سے بات نہیں کر رہا تھا

کیونکہ

وہ اسے صرف ایک سرپرائز دینا چاہتا تھا۔)

www.novelsclubb.com

(کمرے کی چھت پر لگے فانوس نے کمرے کو سنہری روشنی فراہم کی ہوئی تھی جو سلطان اور سلطانہ کو ایک خاص سکون فراہم کر رہی تھی۔)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایک ماہ پہلے۔

جیمرے خاتون نے اسے کمرے کی کھڑکی سے نیچے نیٹٹوریم میں ایک کتاب ہاتھ میں لیے ادھر ادھر گھومتے ہوئے دیکھا۔

وہ اس کتاب سے دیکھ کر کچھ یاد کر رہا تھا۔ جیمرے خاتون کچھ بھی سمجھ نہ سکیں۔

وہ اپنے کمرے سے باہر نکلیں اور نیچے نیٹٹوریم میں چلی گئیں۔ وہ براق کی جانب بڑھیں۔ اس وقت رات نے اپنے پر ہر سو پھیلائے ہوئے تھے۔

براق اس کتاب سے کچھ یاد کرنے میں اتنا مگن تھا کہ اسے جیمرے خاتون کی آمد کا اندازہ بھی نہ ہو سکا۔ www.novelsclubb.com

"کیا کر رہے ہو؟"

جیمرے خاتون نے اس سے پوچھا تو وہ ایک دم گھبر اسا گیا۔اس نے کوئی جواب نہ دیا تو انہوں نے اس کے ہاتھ سے وہ کتاب چھین لی۔اس کتاب کا عنوان پڑھتے ہی وہ حیران رہ گئیں۔

"یہ۔۔یہ تو۔"

"اردو ڈکشنری ہے۔"

انہوں نے حیرانی سے کہا۔یہ سن کر براق نے کوئی جواب نہ دیا۔

"تم اردو یاد کر رہے ہو؟"

انہوں نے مسکرا کر پوچھا۔

"ایوت۔"

www.novelsclubb.com

اس نے چند لمحے بعد جواب دیا۔وہ کنفیوز سا ہو گیا تھا۔

"اے ماشاءاللہ ماشاءاللہ!۔"

انہوں نے اس کے کندھے کو تھپتھپاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"آنے۔۔"

اس نے بے زاری کے عالم میں کچھ کہنا چاہا۔

"کیا؟"

جیمرے خاتون نے فوراً پوچھا۔

"اب آپ یہ بات نینا سے نہ کہہ دیجئے گا۔"

اس نے کہا تو جیمرے خاتون مزید ہنسنے لگیں۔

"کیوں؟"

www.novelsclubb.com

انہوں نے پوچھا۔

"میں اسے سرپرائز دینا چاہتا ہوں۔"

اس نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد شانے اچکا کر جواب دیا۔

"اوہ! تمام تمام!۔"

انہوں نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"اور میر آئے کو بھی مت بتائیے گا۔اس کو معلوم ہوا تو اس نے فوراً گینا کو بتا دینا ہے۔"

اس نے کہا۔

"تمام! تم فکر نہیں کرو۔ تم بس آرام سے اردو یاد کرو۔"

انہوں نے کہا۔ جیمرے خاتون ابھی تک اپنی ہنسی پر قابو نہیں رکھ پائی تھیں اور برا قا نہیں خاموشی سے دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا؟"

جیمرے خاتون اس کی خاموشی کی وجہ نہ سمجھ پائیں اس لیے انہوں نے مسکرا کر پوچھا۔

"وہ۔۔میری کتاب آپ کے پاس ہے۔"

اس نے ہچکچاتے ہوئے اس کتاب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو جیمرے خاتون نے اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی تھی۔

"اوہ! سوری سوری۔ یہ لو۔"

انہوں نے فوراً کہا اور اسے وہ کتاب دے دی۔ کتاب دینے کے بعد وہ وہاں سے جانے کے لیے پلٹیں۔

"ام۔۔"

جاتے جاتے انہوں نے کچھ کہنا چاہا۔

"ہوں؟"

اس نے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔"

وہ اب کی بار اس کی طرف دیکھ کر زور زور سے ہنسنے لگیں۔

www.novelsclubb.com

"آنے!۔"

اس نے شرمندہ سے انداز میں کہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"براق!۔"

نینا نے چند لمحے بعد اسے پکارا۔

"ہاں؟"

براق نے پوچھا۔

"اس دن علی نے جب آپ سے پوچھا تھا کہ آپ میں ایسی کون سی خاص بات ہے جو وہ لوگ مجھے آپ سے بیاہ دیں۔"

www.novelsclubb.com

نینا کہہ رہی تھی۔

"ایوت ایوت!(ہاں ہاں!)۔"

براق اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"آپ نے جواب دیا تھا کہ آپ میں کوئی خاص بات نہیں لیکن نینا میں بہت سی خاص باتیں ہیں۔"

"میں نے پوچھنا تھا کہ مجھے میں ایسی کون سی خاص باتیں۔۔"

نینا اپنی بات مکمل نہ کر پائی اور اسے جلد ہی احساس ہونے والا تھا کہ اچھا ہے اس نے اپنی بات مکمل نہیں کی۔

"تم جانتی ہو اس دن میں اپنی بات ٹھیک طریقے سے کہہ نہیں پایا تھا۔"

براق نے کہا تو نینا کچھ سمجھ نہ سکی۔

"مجھے کہنا تھا کہ مجھ میں کوئی خاص بات نہیں کیونکہ میں ہوں ہی "خاص"۔"

www.novelsclubb.com

براق نے شانے اچکا کر پر اعتماد انداز میں کہا جس نے نینا کو لاجواب کر دیا۔اس کے پاس الفاظ نہیں تھے کچھ کہنے کو۔

(کمرے میں موجود لمبی اور خوبصورت کھڑکیاں ہلکی سی کھلی ہوئی تھیں جن کو مکمل طور پر سیاہ ریشمی پردوں نے ڈھکا ہوا تھا۔

وہ سیاہ پردے ٹھنڈی ہوا کے ہلکے جھونکوں سے ہلتے اور کمرے کو ٹھنڈی ہوا سے پر سکون کرتے۔)

"اچھا! تم کیا کہہ رہی تھی؟"

براق نے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔"

نینا نے مسکرا کر کہا۔

(ویسے اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اسے لاکھ باتیں سنائے لیکن وہ اپنی زندگی کے حسین سفر کا آغاز یوں نہیں کرنا چاہتی تھی۔)

براق کو چند لمحے بعد کچھ یاد آیا۔اس نے فوراً اپنی جیب میں سے ایک چیز نکالی۔نینا اسے غور سے دیکھ رہی تھی۔وہ جانتی تھی کہ وہ کیا ہے۔

وہ ایک سرخ رنگ کی چھوٹی سی ڈبی تھی۔

(اس نے جیسے ہی اسے کھولا تو اس میں سے ایک خوبصورت انگوٹھی آشکار تھی جس کی چمک سلطان اور سلطانہ کی آنکھوں کی چمک کے آگے ماند پڑ گئی تھی

کیونکہ

ان کی آنکھوں میں موجود چمک محبت کی چمک تھی جس کی جگہ کوئی شے نہیں لے سکتی تھی۔)

براق نے نرمی سے اس ہاتھ تھاما اور اسے وہ انگوٹھی پہنائی۔

"یہ تمہارے لیے۔"

اس نے نرمی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"بہت خوبصورت ہے یہ۔"

نینا نے مسکراتے ہوئے کہا۔اس کی نظریں ابھی تک جھکی ہوئی تھیں۔

براق نے یہ سنتے ہی اس کا ہاتھ اپنی طرف بڑھایا اور اسے نرمی سے چوما۔اس کی جھکی ہوئی نظریں مزید جھک گئیں اور گال کمرے میں موجود گلاب کے پھولوں سے کئی زیادہ سرخ ہونے لگیں۔

"پہلے اتنا خوبصورت نہیں تھا۔لیکن تمہارے پہن لینے سے زیادہ خوبصورت ہو گیا ہے۔"

براق نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم میری طرف کیوں نہیں دیکھتی؟"

براق نے کہا۔

"ویسے ہی۔"

www.novelsclubb.com

نینا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم شرماتے ہوئے پہلے سے کئی زیادہ حسین لگتی ہو۔"

براق نے اس کے گالوں کو پیار سے چھوتے ہوئے کہا۔

نینا بیڈ سے اٹھی اور سنگھار میز کی جانب بڑھی۔ براق بیڈ پر ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔اس نے اپنے ہاتھ اپنے ماتھے پر رکھے جس سے اس کی تھکن صاف واضح تھی۔اپنے ہاتھ ماتھے سے ہٹانے کے بعد وہ نینا کی طرف متوجہ ہوا۔

وہ اس وقت اپنے سکارف پر لگیں پنز اتارنے میں مصروف تھی۔ وہ اسے یونہی دیکھتا رہا۔

جب تمام پنز اتر گئیں تو اس نے وہ پنز سنگھار میز پر رکھیں اور پھر اپنے سکارف کو ایک طرف سے ہٹانے لگی۔

سکارف اتارتے ہی اس کے لمبے سیاہ بال جوڑے سے کھل کر اس کی کمر پر گر پڑے۔

(اس کے سیاہ بال اور ان میں موجود لہروں نے سلطان کے دل کو ڈبو دیا۔وہ جیسے کوئی خواب دیکھ رہا ہو۔)

www.novelsclubb.com

اس کے چہرے پر موجود تھکن جیسے یک دم غائب ہو گئی۔

وہ آہستگی سے بیڈ سے اٹھا اور نینا کے قریب بڑھا۔

اس کے قریب جاتے ہی اس نے نینا کا جیسے بغور مشاہدہ کیا۔

وہ واقعی بہت خوبصورت تھی یا شاید لفظ "خوبصورت" اس کے حسن کی تعریف بیان کرنے کے لیے کم تھا۔

اس نے اپنا ہاتھ نینا کی طرف بڑھایا اور پھر اس کے بالوں کو پیار سے سہلایا۔ وہ ہلکا سا مسکرایا۔

نینا کے گال ابھی تک گلاب کی پتیوں کی مانند سرخ پڑے تھے اور یہ مزید سرخ تب ہوئے جب براق نے نرمی سے اس کے ماتھے کو چوما۔

وہ چند لمحے بعد وہاں سے ہٹی اور پھر الماری کی طرف بڑھی۔ الماری میں سے اپنا نائٹ سوٹ نکال کر فریش ہونے چلی گئی۔

اس کے جاتے ہی براق کھل کر ہنسا۔

"براق! تم بہت خوش نصیب ہو۔"

اس نے اپنے آپ سے کہا۔

"واللہ! یہ تو کسی کو بھی دیوانہ بنا سکتی ہے۔"

وہ زیر لب بڑبڑایا۔

"نینا احسن! نہیں۔۔

نینا براق! یہ زیادہ اچھا ہے۔"

براق نے مسکراتے ہوئے سوچا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

نماز فرش پر بچھی تھی۔ وہ اس سے تھوڑا آگے کر کے نماز بچھائے بیٹھا تھا۔ نینا نے اس سے تھوڑا سا ہی پیچھے کر کے نماز بچھائی ہوئی تھی۔ وہ دونوں ابھی کچھ لمحے پہلے

ہی شکرانے کے نفل پڑھ کر فارغ ہوئے تھے۔اب ان دونوں کے ہاتھ اللہ کی بار گاہ میں دعا کے لیت اٹھے تھے۔

"اے میرے اللہ ! وہ جس کے قبضے میں ہم سب کی جان ہے۔مجھے اس رشتے کو اچھے سے نبھانے کی توفیق عطا فرما۔"

(سلطانہ نے اللہ سے اس مقدس رشتے کی مظبوطی مانگی۔)

"اے میرے اللہ ! وہ جو کن کہتا ہے تو فیکون ہو جاتا ہے۔مجھے اس رشتے کو احسن انداز میں نبھانے کی توفیق عطا فرما۔"

(سلطان نے بھی اللہ سے اس رشتے کی مظبوطی مانگی۔)

"ہمیں کبھی بھی ایک دوسرے سے جدا مت کرنا۔"

نینا نے زیر لب دعا کی۔

"ہم دوسرے کو ایک دوسرے کے حقوق پورے کرنے کی توفیق عطا فرما۔"

براق نے زیر لب دعا کی۔

(یہ رشتہ ان کے لیے بہت اہمیت رکھتا تھا۔)

"ہمیں یہ زندگی ایسے گزارنے کی توفیق عطا فرما جس میں آپ کی رضا شامل ہو۔"

سلطانہ نے کہا۔

"اللہ! ہماری الفت میں مزید برکت عطا فرما۔"

سلطان نے کہا۔

(یہ رشتہ ان کے لیے اللہ کی طرف سے ایک خوبصورت اور انمول تحفہ تھا۔)

"ہمیں اگلے جہاں میں بھی ایک دوسرے کا ساتھ نصیب فرما۔"

www.novelsclubb.com

ان دونوں نے دعا کی۔

(سلطان اور سلطانہ نے ہمیشہ کے لیے ایک دوسرے کا ساتھ مانگا۔)

"آمین۔"

انہوں نے اپنی دعا مکمل کی۔

(جاری ہے۔)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com